Postal Reg.No PB/0154/2003/

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 54

شمارہ 32

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

3 رجب 1426 ہجری 9 ظہور 1384 ہش 9 اگست 2005ء

NO. 150/ ER.M.SALAM SB. FLAT NO. 704 BLOCK NO. 43 SECTOR-4

اخبار احمدیہ

قادیان 6 اگست (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ کل حضور پرنور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور جلسہ سالانہ یوکے کے کامیاب انعقاد پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور احباب جماعت کو بھی شکرگذار بندہ بننے کی طرف توجہ دلائی۔ پیارے آقا کی صحت وتندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

مخالفین جتنا چاہے زور لگالیں جماعت احمدیہ کی ترقی کی رفتار کو کم نہیں کر سکتے

❁ جماعت احمدیہ کا دنیا کے 181 ممالک میں نفوذ ❁ 1984 سے اب تک اللہ تعالیٰ نے 13776 مساجد عطا کیں ❁ 85 ممالک میں 1587 تبلیغی مراکز کا قیام ❁ 60 زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم ❁ صرف امسال 257 نمائشیں 2775 بک سٹال لگائے گئے ❁ مجلس نصرت جہاں کے تحت 37 ہسپتال اور 465 سکولوں کا اجراء ❁ امسال 3689 واقفین نو کا اضافہ ❁ صرف امسال 16148 لوگ نظامِ وصیت میں شامل ہوئے ❁ اس سال 209799 لوگ بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہوئے۔

جماعت احمدیہ عالمگیر پر افضال الٰہیہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطاب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع جلسہ سالانہ برطانیہ 30 جولائی 2005

جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز کے آخری اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ عالمگیر پر اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہونے والے افضال و برکات کا ذکر فرمایا۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی۔

یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ○ (الصّف آیت 9)

ترجمہ: وہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنے مونہہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھادیں حالانکہ اللہ ہر حال میں اپنا نور پورا کرنے والا ہے خواہ کافر ناپسند کریں۔

پھر فرمایا آج کے دن کی اس وقت کی تقریر میں جماعت پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی جو بارش ہوتی ہے اس کا ذکر کیا جاتا ہے گو مخالفین اور حاسدین کے حسد اس سے مزید بھڑ کتے ہیں۔ اور وہ اللہ کے فضلوں کو روکنا چاہتے ہیں۔ مگر اللہ کے فضل بھی کبھی لوگوں کے روکنے سے رکے ہیں؟ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ کا وعدہ ہے کہ اِنِّی مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ کہ میں اپنے رسول کے ساتھ ہر موقع پر کھڑا ہوں۔ فرمایا یہ وعدہ ہے اللہ کا آپؑ سے اور آپؑ کی جماعت سے اس لئے مخالفین جتنا زور لگالیں اس ترقی کی رفتار کو کم نہیں کر سکتے۔ اسی طرح یہ بھی الہام ہے کہ وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ۔ اس لئے اللہ کی نعمتوں اور فضلوں کا ذکر ضروری ہے۔ دوران سال اللہ تعالیٰ جو فضل فرماتا ہے یہ بھی ان نعمتوں کے ذکر کا حصہ ہے۔ اس لئے ہمیشہ یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ ہمیشہ اپنے فضلوں کو جاری رکھے اور ہماری کسی کوتاہی یا کمزوری کی وجہ سے یہ آگے نہ چلے جائیں۔ اس کے بعد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ نے گزشتہ سال جماعت احمدیہ عالمگیر پر ہونے والے افضال الٰہیہ کا ذکر کرتے ہوئے سب سے پہلے نئے ممالک میں جماعت احمدیہ کے نفوذ کا ذکر فرمایا۔

نئے ممالک میں جماعت کا نفوذ:

فرمایا اس سال اب تک اللہ کے فضل سے 181 ممالک میں جماعت احمدیہ کا پودا لگ چکا ہے۔ 1984 سے (جب سے کہ پاکستان کے ڈکٹیٹر ضیاء الحق کے آرڈیننس کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو لندن ہجرت کرنی پڑی) لیکر اب تک 90 نئے ممالک میں احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق

باقی صفحہ (12) پر ملاحظہ فرمائیں

جلسہ سالانہ اپنی تمام برکات کو سمیٹتا ہوا اپنے اختتام کو پہنچا اس پر ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کریں کم ہے اور یہ شکر ہی ہے جو اللہ کی رضا کا باعث بنتا ہے اور پھر شکر کے نتیجہ میں ہی ہم مزید اللہ کے فضلوں کے وارث بنتے ہیں

ہم اسلام کے سفیر ہیں اور محبت کی تعلیم کے سفیر ہیں پس ہمیں ہمیشہ شکر کے جذبات سے معمور رہ کر اعمال صالحہ بجالانے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 5 راگست 05 بمقام مسجد بیت الفتوح مارڈن لندن

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیت قرآنی ان تکفروا فان اللہ غنی عنکم ولا یرضی لعبادہ الکفر وان تشکروا یرضہ لکم ولا تزر وازرۃ وزر اخری ثم الی ربکم مرجعکم فینبئکم بما کنتم تعملون انہ علیم بذات الصدور (زمر:۸)

ترجمہ۔ اگر تم انکار کرو تو یقیناً اللہ تم سے مستغنی ہے اور وہ اپنے بندوں کیلئے کفر پسند نہیں کرتا اور اگر تم شکر کرو تو وہ اسے تمہارے لئے پسند کرتا ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والی کسی دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گی پس تم سب کو اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے پس وہ تمہیں ان اعمال سے باخبر کرے گا جو تم کیا کرتے تھے یقیناً وہ سینے کے رازوں کو خوب جانتا ہے۔

پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور محض اور محض اسکے فضل سے گذشتہ اتوار یوکے کا جلسہ سالانہ بخیر و عافیت اختتام پذیر ہوا اور باوجود اس کے کہ نئی جگہ تھی اور سہولت بھی میسر نہ تھی کیونکہ اسلام آباد میں جب

باقی صفحہ (13) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

اھدنا الصراط المستقیم کی دُعا کے نتیجہ میں ہمارے اندر اللہ کی محبت کے چشمے پھوٹنے چاہئیں

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی ہر احمدی کا طرہ امتیاز ہونا چاہیئے

آج اگر کوئی فسادوں کو دور کر سکتا ہے اور دُعاؤں سے اپنی اور دنیا کی کایا کو پلٹ سکتا ہے تو وہ صرف احمدی ہے کیونکہ ایک احمدی ہی ہے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل اللہ تعالیٰ کی ذات کا صحیح فہم اور ادراک حاصل ہے

خلاصہ افتتاحی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ جلسہ سالانہ یوکے مورخہ 29 جولائی 2005ء

جلسہ سالانہ برطانیہ منعقدہ 29-30-31 جولائی کے پہلے روز کے افتتاحی اجلاس کیلئے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہندوستانی وقت کے مطابق رات ۹ بجے پہلے فلیگ پوسٹ پر تشریف لائے اور لوائے احمدیت لہرایا بعد ازاں حضور انور جلسہ گاہ کی سٹیج پر کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے اور تلاوت قرآن مجید سے جلسہ سالانہ کے افتتاحی پروگرام کا آغاز ہوا۔

مکرم عبد المومن طاہر صاحب نے سورۃ الحشر کے آخری رکوع کی تلاوت کی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا تحریر فرمودہ ترجمہ سنایا۔ ان کے بعد مکرم داؤد احمد صاحب ناصر آف جرمنی نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

حضور انور کے خطاب سے پہلے امیر صاحب یوکے نے ۴ معزز مہمانان کا تعارف کرایا۔ جنہوں نے جماعت احمدیہ کے بارہ میں اپنے نیک تاثرات بیان کئے۔ ان کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے بصیرت افروز خطاب کیلئے تشریف لائے حضور انور نے آیت قرآنی اذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیومنوا بی لعلھم یرشدون کی تلاوت فرمائی اور اس کا ترجمہ پیش کیا۔

پھر فرمایا اس میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں خوشخبری دی ہے اور ضمانت دی ہے کہ اے میرے بندو اگر تم میری بندگی کا حق ادا کرتے ہوئے میری طرف آؤ گے مجھ سے سوال کرو گے تو میں تمہاری دعاؤں کا جواب دوں گا لیکن تمہیں بھی میرا حق بندگی ادا کرنا ہوگا۔ جو تعلیم میں نے دی ہے اس پر ایمان لانا ہوگا جب تم اس یقین اور ان شرائط کے ساتھ دعا کرو گے تو میں تمہاری دعا سنوں گا۔ پس جب دعائیں کرو تو اس یقین کے ساتھ دعائیں کرو کہ اللہ دعائیں سنتا ہے اور جب نمازیں پڑھو تو اس یقین کے ساتھ نمازیں پڑھو کہ اللہ نمازیں قبول کرتا ہے۔

فرمایا یہ ہدایت کے راستے محدود نہیں ہیں بلکہ یہ بڑا وسیع مضمون ہے اسلئے اللہ تعالیٰ نے نماز میں دعائیں سکھادی ہیں تاکہ ہم شیطان کے چنگل سے آزاد ہو کر خدا کو پہچانیں اس کے لئے فرمایا کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی ضروری ہے اور یہ حقوق ادا کرنے کیلئے بنیادی چیز یہ ہے کہ تم نمازوں کی طرف توجہ کرو۔ اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے نماز میں دعائیں سکھادیں ہیں جس سے ہم ہر وقت اپنے قدم ہدایت کے راستے کی طرف بڑھانے کے قابل ہو سکتے ہیں کیونکہ اگر اس دعا کے مغز کو ہم سمجھ لیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ پھر ہدایت کے راستے مہیا فرما دیتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق ان دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ اور ہر لمحہ راہنمائی فرماتا ہے اور وہ دعائیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں سورہ فاتحہ میں سکھائی ہیں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نماز کا مغز اور روح دعا ہی ہے جو سورہ فاتحہ میں ہمیں تعلیم دی گئی ہے۔ پس یہ دعا جو اھدنا الصراط المستقیم میں سکھائی گئی ہے اس کے سیاق وسباق پر غور کریں تو پتہ چلتا ہے کہ یہ کس طرح خدا کا قرب دلانے والی اور ایمان اور یقین بڑھانے والی دعائیں ہیں اس سے ہم ہدایت حاصل کرتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچنے کیلئے بھی دعا کرتے ہیں اور اھدنا الصراط المستقیم کی دعا بھی ہم دن میں کئی بار پڑھتے ہیں ہم کو انعام یافتوں کا راستہ دکھاتی ہے۔ یہ انعام یافتہ جو چار لوگ ہیں یعنی صالح شہید صدیق اور نبی۔ پس ہم خدا سے اس طرح دعا مانگیں گے کہ اے خدا جس طرح تو نے ہمیشہ انعام یافتہ لوگوں کو اپنی ترقیات سے نوازا ہے ہمیں بھی نواز ہم تیرے عاجز بندے ہیں فرمایا اس سوچ کے ساتھ اس دعا کو خالص ہو کر خدا کے حضور جب ہم عرض کریں گے کہ اے اللہ ہمیں بھی ان کی طرح نیکیوں میں بڑھنے والا بنا جنہوں نے عبادتوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی کوشش کی۔ جنہوں نے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کی اور خدا کی رضا کے وارث بنے۔ غرض کہ نیکی کے ہر میدان میں جس طرح انعام یافتہ لوگ آگے بڑھتے رہے۔ اللہ ہماری بھی رہنمائی فرما اس مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ یوں بیان فرمایا ہے کہ ہم نماز میں یہ دعا کرتے ہیں کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم اس سے یہی مطلب ہے کہ خدا سے ہم اپنی ترقی ایمان اور بنی نوع کی بھلائی کیلئے چار قسم کے نشان چار کمال کے رنگ میں چاہتے ہیں۔ نبیوں کا کمال صدیقوں کا کمال شہیدوں کا کمال صلحاء کا کمال سو نبی کا خاص کمال یہ ہے کہ خدا سے ایسا علم غیب پاوے جو بطور نشان کے ہو۔ اور صدیق کا کمال یہ ہے کہ صدق کے خزانے پر کامل طور پر قبضہ کرے اور شہید کا کمال یہ ہے کہ مصیبتوں اور دکھوں اور ابتلاؤں کے وقت میں قوت ایمانی اور ثابت قدمی دکھاوے اور مرد صالح کا کمال یہ ہے کہ ایسا ہر ایک قسم کے فساد سے دور ہو جاوے اور مجسم صلاح بن جاوے۔ فرمایا ہماری نماز کی حقیقت دراصل یہی طلب ہے جو ہم چار رنگوں میں ۵ وقت خدا تعالیٰ سے مانگتے ہیں۔

فرمایا اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کی دعا ہم ایمان کی ترقی اور ایمان کے تمام تقاضے پورے کرنے کیلئے اور پھر جو عرفان حاصل ہوا ہے اس میں ترقی کرنے کیلئے اور بنی نوع انسان کی بھلائی جو ہم دل میں رکھتے ہیں ان کے دکھوں اور تکلیفوں کو دور کرنے کیلئے کرتے ہیں ان اعلیٰ معیاروں پر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے مہر لگائی ہے اور ان کی پیروی میں آج حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے یہ باتیں ہمیں سمجھائی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ان دعاؤں کے نتیجے میں ہمارے اندر اللہ کی محبت کے چشمے پھوٹنے چاہئیں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی ہر احمدی کا طرہ امتیاز ہونا چاہئے پھر کہا جاسکے گا کہ ہم نے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کے مضمون کو سمجھا ہے اپنے بصیرت افروز خطاب کے دوران حضور انور ایدہ اللہ نے دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے بنگلہ دیش، انڈونیشیا کے مظلوم احمدیوں کیلئے دعا کی درخواست کی اور فرمایا کہ ہندوستان میں بھی بعض جگہوں پر احمدیوں پر مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ فرمایا ایسے احمدی خوش قسمت ہیں کہ انہیں اس زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق ملی ہے۔ اور وہ وفا کے راستوں پر قدم مار رہے ہیں۔

حضور انور نے احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ انہیں نماز نہایت توجہ اور اس کے مضامین میں ڈوب کر پڑھنی چاہئے۔ ورنہ صرف طوطے کی طرح ظاہری الفاظ رٹنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔ پس ہمیں فکر کرنی چاہئے کیونکہ ہم وہ قوم ہیں جس کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ اس زمانہ کے مامور پر ایمان لائی ہے پھر اگر دوسری طرف ہم عبادتوں میں، عملوں میں، اخلاق میں اور تعلق باللہ میں کمزور ہوں گے تو یہ ہمارے لئے فکر کا مقام ہے۔ اگر ہم اللہ والے ہیں تو پھر اللہ کے تعلق کے نظارے بھی نظر آنے چاہئیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ کی یاد میں محو رہتا ہے دعاؤں میں اس کی زندگی گذرتی ہے اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو خود ہاتھ پکڑ کر نہ صرف راہ ہدایت دکھاتا ہے بلکہ اطمینان قلب عطا کرتا ہے۔ پس ایمان اور عرفان کی راہوں میں اپنے قدموں کو آگے بڑھاتے چلے جائیں ہر وہ شخص جس کو خدا نے امام مہدی کو ماننے کی توفیق دی ہے اسے پہلے قدم کے بعد دوسرا قدم بھی آگے بڑھانا چاہئے۔ اللہ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اس بات کا اہتمام کرنا چاہئے کہ اس سے راہ ہدایت طلب کرے۔ اپنی نمازیں سنوار کر ادا کرے اور معاشرے کے حقوق کی صحیح طور پر ادائیگی کرے۔ تب پتہ چلے گا کہ اھدنا الصراط المستقیم کی دعا کا کیا اثر ہوا ہے۔ خدا کی طرف بڑھنے کی دعا جو خود خدا نے سکھائی ہے اگر انسان پر اثر نہیں کر رہی تو فکر مند ہونا چاہئے فرمایا اگر دل خود ظلمت کدہ ہوں گے اور گناہوں سے بوجھل ہوں گے تو پھر یہ دعا کیا اثر کرے گی۔ پس آج ہر احمدی عہد کرے کہ نمازوں کے معیار کو اونچا کرنا ہے اور ہدایت کے تمام راستوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کرنی ہے اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر رکھنا ہے۔ اپنے دلوں کو تمام گناہوں سے دور رکھنا ہے۔ معاشرے کے رسوم و رواج جنہوں نے بدعتوں کے روپ دھار لئے ہیں ان سے بچنا ہے تاکہ اللہ کی حسنات و برکات اور فضل ہمیشہ ہم اپنے پر

باقی صفحہ 14

دُنیامیں امن قائم کرنے کیلئے ایک ہوکرایک خدا کی طرف جھکو

ہر احمدی کو اپنے اپنے ماحول میں نیک نمونے قائم کرنے ہوں گے

اگر مسلمان توحید کے بنیادی نکتہ کو سمجھ لیں تو دُنیامیں مسلمانوں کی طرف منسوب ہونے والے تمام فساد ختم ہو جائیں گے

خلاصہ اختتامی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ جلسہ سالانہ یو کے مورخہ 31 جولائی 2005ء

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور پرنور نے درج ذیل آیت قرآنی کی تلاوت فرمائی۔

اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ وَمَا مِنْ اِلٰہٍ اِلَّا اللّٰہُ وَاِنَّ اللّٰہَ لَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔ (آل عمران آیت 63)

یقیناً یہی سچا بیان ہے اور اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور یقیناً اللہ ہی ہے جو کامل غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔

پھر فرمایا قرآن کریم میں ابتداء سے آخر تک خدا تعالیٰ کی توحید کا ذکر ملتا ہے اور اسلام کے ماننے کی بنیادی شرط یہ ہے کہ ایک خدا کو مانو اور اس کو تمام طاقتوں کا سرچشمہ تسلیم کرو۔ اللہ تعالیٰ نے جو مختلف تعلیمات قرآن کریم میں دی ہیں اور جس کی وضاحت فرمادی ہے اور جس کی وضاحت آنحضرتؐ نے فرمائی ہے ان کا مغز خدائے واحد کی ذات ہے۔

یہ ایک ایسی بنیادی چیز ہے کہ اگر مسلمان اس کو سمجھ لیں تو دُنیا میں مسلمانوں کی طرف منسوب ہونے والے تمام فساد ختم ہو جائیں گے لیکن مسلمان اس بنیادی نکتے کو سمجھنے سے انکاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی آنکھیں کھولے اور ہم احمدیوں کو توفیق دے کہ دعائیں کرتے ہوئے خدا کی وحدانیت کا علم حاصل کرنے والے ور اس پر عمل کرنے والے جن جائیں۔ اللہ کرے کہ ہم اللہ کو سب طاقتوں کا مالک اور رب العالمین سمجھنے والے ہوں۔ جب ہم رب العالمین سمجھیں گے تو تب ہی ہم حقوق اللہ اور حقوق العباد کو حقیقی معنوں میں ادا کرنے والے ہوں گے خدا ہمیں توفیق دے کہ اسے ہم تمام طاقتوں کا مرجع سمجھیں اور خوشامدیوں کی طرح دنیا کے لوگوں کو بت بنا کر ان سے امیدیں لگانے والے نہ ہوں۔ کوئی ایسا موقع نہ ہو کہ ہم خود کو رب العالمین کے دائرے سے باہر سمجھنے والے ہوں پس اللہ کی وحدانیت کا اقرار اس وقت سچا ثابت ہوگا جب ہم مکمل طور پر اس کی اطاعت کے دائرے میں رہیں گے۔ اور اس اقرار کے لئے اور اس پر عمل کرنے کیلئے کیا کوششیں ہونی چاہئیں اس بارہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دعاؤں کے نمونے سکھائے ہیں۔ چنانچہ اس تعلق میں حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی بعض دعاؤں کے نمونے پیش فرمائے۔ فرمایا ابن زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب نماز کے آخر پر سلام پھیرتے تھے تو دعا کرتے تھے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اللہ کی مدد کے بغیر ہمارے اندر کوئی طاقت نہیں پھر دعا کرتے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم خالص ہو کر اس کی عبادت کرتے ہیں۔ پس یہ وہ دعائیں ہیں جو ہمیں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے مضمون کو سمجھنے کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ جب بندہ نماز کے بعد یہ دعا کرتا ہے تو عملاً یہ اظہار کرتا ہے کہ اگرچہ میں عبادت سے فارغ ہو گیا لیکن اس کے بعد بھی میرا دل اس بات کی گواہی دیتا رہے گا اور اگلی نماز تک یہ گواہی چلتی رہے گی کہ عبادت کے لائق کوئی ذات نہیں ہے اور دنیا کی مصروفیات مجھے اس سے دور نہیں لے جاسکتیں۔ فرمایا ایسی صورت میں گو دعا کرنے والا ظاہری طور پر اپنے کام میں مصروف ہوگا لیکن اس کا دل خدا کی ذات میں لگا ہوگا۔ تو یہ اسلوب ہیں جو آنحضرت ﷺ نے ہمیں وحدانیت کے قیام کے سکھائے ہیں پس توحید قائم کرنے کیلئے ہمیں ان نمونوں کی پیروی کرنی ہوگی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ توحید بغیر پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل نہیں ہوسکتی۔ اس ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت معاذ بن جبلؓ کی ایک حدیث بیان فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ اے معاذ کیا تم کو معلوم ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کا بندوں پر کیا حق ہے۔ معاذؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا اللہ کا حق یہ ہے کہ بندے اس کی عبادت کریں اور اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ اللہ ان کو عذاب سے بچائے۔ پس اللہ مالک ہے اور تمام طاقتوں کا سرچشمہ ہے اس پر ایک عاجز بندے نے کیا حق جتانا ہے پھر بھی دیکھو کہ عاجز بندے کو بھی اللہ تعالیٰ نے حق دیا ہے کہ اگر تم میری وحدانیت کے حق کو ادا کرو گے تو میں تمہارا حق دوں گا کہ تمہیں عذاب سے محفوظ کر دوں گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ صحابہ کرام کے اللہ کی توحید کے اقرار اور اللہ سے محبت کے اپنے اپنے انداز تھے۔ ہر کوئی خدا کی خالص توحید دل میں بٹھانے کو بے تاب ہوتا تھا۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک مرتبہ ایک سریّہ کے لئے کسی کو امیر بنا کر بھیجا وہ امیر ہر نماز کی ہر رکعت میں قل ھو اللہ احد کی تلاوت کرتے تھے جب وہ واپس آئے تو صحابہ نے ان کے اس طریق کے متعلق واپس آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس بارہ میں بلا کر پوچھا اس صحابی نے عرض کیا کہ میں اس سورۃ سے پیار کرتا ہوں کیونکہ اس میں خدائے رحمٰن کی صفت کی طرف اشارہ ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اللہ بھی تجھ سے محبت کرتا ہے حضور انور نے فرمایا کہ اس نکتے کو صحابہ نے خوب سمجھا تھا اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا کی توحید کے قیام کے لئے بھیجا ہے۔ پس یاد رکھو کہ توحید کا قیام اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیچھے چلنے سے ہی ممکن ہے۔ اس لئے میں مخالفین احمدیت سے کہتا ہوں کہ اللہ کے مسیح کی مخالفت برائے مخالفت نہ کریں صاف دل ہو کر خدا سے مانگیں ان بدنصیب مولویوں کے پیچھے نہ چلیں جن کا دین فساد کرنا اور امت کو پھاڑنا ہے۔ آنحضرتؐ کی مسلمانوں کو یہ تعلیم ہے کہ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو باہم حسد نہ کرو ایک دوسرے سے دشمنی نہ کرو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ وہ اپنے بھائی سے الگ ہو۔ حسد نہ کرو کیونکہ حسد کی آگ نیکیوں کو کھا جاتی ہے۔ حضور اقدس نے فرمایا کہ میں مخالفین احمدیت کو ہمدردی سے کہتا ہوں کہ حسد سے بچیں اور ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے کی بجائے اس مامور کی جماعت میں شامل ہو جائیں اور حسد سے خدا کے مامور کی جماعت کو نقصان نہ پہنچائیں۔ تم اس جماعت کو کسی بھی طرح کا نقصان نہیں پہنچا سکتے کیونکہ ایسی صورت میں تمہارا مقابلہ خدا کی ذات سے ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں خدا کی توحید کے قیام کے لئے آئے ہیں اگر تم خدائے واحد کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتے ہو اور آپس میں بھی ایک ہونا چاہتے ہو تو اس کے لئے تمہیں اس زمانے کے امام کی پیروی کرنی ہوگی اس کے علاوہ جو بھی کوشش کرو گے ناکام و نامراد ہو گے۔ چنانچہ آج مسلمانوں کی موجودہ حالت اور ان کی ناکامیوں اور نامرادی کو وہ خود دیکھ رہے ہیں۔

فرمایا مخالفین احمدیت کی بھی بڑی عجیب حالت ہے کہ جہاں جماعت ترقی کرتی ہے وہاں یہ لوگ احمدیوں کو تکلیف پہنچانے کیلئے پہنچ جاتے ہیں۔ فرمایا جس جماعت کا مقصد اللہ کی وحدانیت قائم کرنا اور تمام دنیا کو امت واحدہ بنانا ہے اس کو آپ کافر کس طرح کہہ سکتے ہیں پھر میں ہمدردی کے جذبات سے کہتا ہوں کہ غور کریں اور امت کو گمراہ نہ کریں اللہ کے رسول کا واسطہ دیکر کہتا ہوں کہ مسیح موعودؑ کے پیغام پر غور کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں تا ایمان کو قوی کروں اور عالم آخرت کو جو ایک افسانہ سمجھا جا رہا ہے اس کا یقین دلاؤں۔ فرمایا زبانوں پر بہت کچھ ہے مگر دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے سو میں بھیجا گیا ہوں تا کہ سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آئے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔

حضرت اقدس امیر المؤمنین نے اپنے بصیرت افروز خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ تمام دنیا کے احمدیوں کو اہل دنیا کی ہدایت کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں جب ہم ان کے لئے دعا کریں گے تو ہمیں خود پر بھی غور کرنا ہوگا، اپنا جائزہ لینا ہوگا کہ ہمارے اندر کیا تبدیلی ہو رہی ہے تب ہی ہم دنیا کی اصلاح کی کوشش کر سکتے ہیں۔ دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے ایک ہو کر ایک خدا کی طرف جھکو ہر احمدی کو اپنے اپنے ماحول میں نیک نمونے قائم کرنے ہوں گے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ توحید کی ایک قسم یہ ہے کہ خدا کی محبت میں اپنے اغراض کو درمیان سے اٹھا دو پس ہر کوئی جائزہ لے کہ کیا ہمارے نمونے اس معیار تک پہنچ گئے ہیں فرمایا اس زمانہ میں منہاج نبوت پر قائم ہونے والی خلافت حبل اللہ ہے اس لئے خلافت احمدیہ سے سچا پیار اور سچی وفا خود بھی پیدا کرو اور اپنی نسلوں میں بھی اس بات کو قائم کرو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے دلوں کو ٹٹول کر اور اس نکتے کو سمجھ کر اپنی زندگیوں کے مقاصد کو حاصل کرنے والے ہوں۔ اللہ کرے یہ جلسہ آپ میں پاک تبدیلیاں لانے کا باعث بن جائے۔

خطاب کے آخر پر حضور اقدس نے جلسہ گاہ کی حاضری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اس وقت جلسہ گاہ میں 25249 لوگ شریک ہیں۔ حضور اقدس نے ایم ٹی اے کے تعلق سے آخر پر ایک یہ خوشخبری بھی سنائی کہ ایم ٹی اے کے پروگرام اب موبائل فون پر بھی سنے جاسکتے ہیں جہاں جہاں یہ سہولت میسر ہے انشاء اللہ اب سفر کے دوران بھی احمدی معمولی خرچ پر بروقت ایم ٹی اے کے پروگرام دیکھ سکیں گے۔

ہر احمدی عورت عہد کرے کہ اس نے بدیوں کے خلاف جہاد کرنا ہے اور انہیں جڑ سے اکھیڑ پھینکنا ہے ایسا کرنے سے آپ جنت کی وارث بنیں گی اور اپنی نسلوں کو بھی جنت کی ضمانت دے رہی ہوں گی

یاد رکھو کہ آپ کا فخر ظاہری سج دھج اور مال و متاع نہ ہو، بلکہ آپ اُس زینت کو اختیار کریں جو تقویٰ کی زینت ہے

جلسہ سالانہ یو کے کے دوسرے روز مورخہ 30 جولائی کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مستورات سے خطاب کا خلاصہ

جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز کے پہلے اجلاس میں ہندوستانی وقت کے مطابق بعد دوپہر ساڑھے چار بجے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ مستورات سے خطاب فرمایا۔

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ الحدید کی آیت نمبر ۱۹ تا ۲۱ تلاوت فرمائی۔

پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی پاک کتاب قرآن مجید میں مختلف طریقوں سے توجہ دلائی ہے کہ اپنی زندگی کے مقصد کو سمجھو اور میری طرف آؤ اور اس زمانے میں اس مقصد کی طرف ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے توجہ دلائی ہے پس ہم پر خدا کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں مسیح محمدی کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہوں کو پائیں اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ہمیشہ اللہ کے احکامات پر غور کرنے والے ان پر عمل کرنے والے ہوں اور اپنی زندگی کے مقصد کو سمجھنے والے ہوں اس کے بعد حضور انور نے تلاوت کردہ آیات کا ترجمہ پیش کیا اور پھر فرمایا تم سمجھتے ہو کہ اس دنیا میں صرف اس لئے آئے ہو کہ اس دنیا کے جو سامان ہیں اور جو اس کی چکا چوند ہے اور دنیاوی معاملات میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی دوڑ لگی ہوئی ہے اسی فکر میں زندگی گزار دو۔ کہ میرا گھر دوسرے کے گھر سے اچھا ہو۔ میری کار دوسرے کی کار سے اونچے معیار والی ہو میرا زیور دوسرے کے زیور سے خوبصورت ہو فرمایا یہ تمہاری زندگی کا مقصد نہیں ہے یہ کھیل کود والی زندگی تو اسی طرح ہے جیسے سبزے پر جب بارش ہوتی ہے تو اور سرسبز ہو جاتا ہے اس کا رنگ نکھرا ہوا اور خوبصورت نظر آتا ہے لیکن جب آہستہ آہستہ وقت آتا ہے تو وہ اپنی عمر کو پہنچ کر رنگ بدلنے لگتا ہے اور جب زمیندار اس سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے تو اگر اس پر تیز ہوا یا آندھی آجائے تو وہ کسی کام کا نہیں رہتا فرمایا جو لوگ اس دنیا کے سامان کو سب کچھ سمجھتے ہیں جنہیں اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی فکر نہیں ہوتی ان لوگوں کا انجام بھی ویسا ہی ہوتا ہے یہ سب کچھ خدا کے احکام پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ریزہ ریزہ ہو کر ختم ہو جاتا ہے اس کے نتیجہ میں بعض دفعہ لوگوں کو اتنا صدمہ پہنچتا ہے کہ دماغ پاگل ہو جاتے ہیں۔ دنیاداری کے دھندوں میں پڑے رہنا، اولاد اور دولت پر ناز، ایسے لوگوں کو صرف جھلسا دینے والی گرم ہواؤں کا وارث بنا دیتی ہے لیکن نیک اعمال بجالانے والوں کو اللہ کا خوف دل میں رکھنے والوں کو اس کی مغفرت رحم اور رضا کی چادر حاصل کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں لے لیتا ہے اسلئے فرمایا اے مومنو کسی دھوکے میں نہ رہنا شیطان نے تو یہ قسم کھائی ہوئی ہے کہ میں تمہیں دنیا کی ظاہری خوبصورتی سے ایسا متاثر کروں گا کہ تم بے قرار ہو کر اس کی طرف دوڑو گے لیکن یاد رکھو کہ یہ صرف دنیا کے عارضی سامان ہیں جسے تمہیں اس دنیا میں دائمی فائدہ نہیں ملنے والا اور نہ آخرت میں کچھ فائدہ ہے پس ایک احمدی کو چاہئے کہ وہ مرد ہو یا عورت اپنی زندگی کا اسطرح جائزہ لینا چاہئے کہ میں اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کر رہا ہوں کہ نہیں اسے سوچنا چاہئے کہ وہ آخرین منھم لما یلحقوا بھم کا مصداق ہے یا نہیں۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس آیت کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس آیت کا مقصد یہ ہے کہ جسطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بگڑی ہوئی قوم کو دین کی راہ پر ڈال دیا اور ان میں عظیم الشان پاک تبدیلیاں پیدا کردیں فرمایا ایک گروہ اور ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا وہ بھی تاریکی میں ہوں گے لیکن ان کو بھی خدا صحابہ کے رنگ میں لائے گا پس ہر ایک جائزہ لے کہ جس مقصد کیلئے ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کو مانا ہے کیا اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے ہم آگے بڑھ رہے ہیں یا ہیں کھڑے ہیں صحابہ کو دیکھو کہ کس طرح انہوں نے قربانیوں کے معیار قائم فرمائے عبادتوں کے کیسے معیار قائم فرمائے پس ان نمونوں پر آج ہر احمدی عورت کو بھی غور کرنا ہوگا تبھی وہ پہلوں سے ملنے والی کہلا سکتی ہے آج آپ ہی ہیں جنہوں نے اپنے اندر پاک تبدیلی کے ساتھ ساتھ اپنے خاوندوں اور بچوں کی بھی تربیت کرنی ہے جس سے آپ کو اولین کا مقام حاصل ہو اپنی نسلوں کے ذہنوں میں بھی یہ بات راسخ کرنی ہے کیونکہ احمدیت کی آئندہ نسلوں کی پرورش آپ کی گود میں ہو رہی ہے یا ہونے والی ہے ہر وقت اس سودے اور تجارت کی تلاش میں رہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ کھیل کود اور دنیاوی ساز و سامان سے اچھا ہے۔ پس یاد رکھو کہ آپ کا فخر ظاہری سج دھج اور مال و متاع نہ ہو بلکہ آپ اس زینت کو اختیار کریں جو تقویٰ کی زینت ہے قرآن مجید میں اللہ نے تقوی کو سب سے بہتر لباس فرمایا ہے اگر تم نے اس لباس کو اختیار نہ کیا تو یہ دنیا تمہارے لئے جہنم بن جائے گی یورپ کو دیکھو کہ کس طرح کے ننگے لباسوں کو پسند کر رہے ہیں اور کس طرح ٹی وی وغیرہ پر اس کے اشتہار دکھائے جاتے ہیں یہ لوگ جہنم کی زندگی کی طرف بڑھ رہے ہیں احمدیوں کو اس سے بچنا چاہئے احمدی لڑکیاں اور عورتیں اپنے لباس میں حیا کے پہلو کو مدنظر رکھتی ہیں جبکہ مغرب میں حیا کا تصور ہی مٹ گیا ہے۔ فرمایا اس معاشرے میں رہنے کی وجہ سے خطرہ ہے کہ اکا دکا احمدی لڑکی اس میں پھنس نہ جائے اب تک تو اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا ہوا ہے لیکن یہ فکر مجھے اسلئے پیدا ہو رہی ہے کہ اس کی طرف پہلا قدم اٹھتا ہوا نظر آرہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس معاشرے میں پردے کو اہمیت نہیں دی جا رہی احمدی عورت کو تو پردے کے معیار پر ایسا قائم ہونا چاہئے جس کا معیار نظر آئے احمدی عورت نے اللہ کے حکم کی وجہ سے پردہ کرنا ہے فرمایا غیروں سے پردے کا حکم اللہ نے ہر جگہ دیا ہے یہ نہیں فرمایا کہ خاوندوں کے دوستوں سے پردہ نہ کرو یا بازار جاؤ تو پردہ کی ضرورت نہیں ہے۔ جس طرح جماعتی فنکشنز میں آتے وقت پردہ ضروری ہے اسی طرح باقی زندگی میں بھی ضروری ہے۔ اگر آپ ایسا کریں گی تو آپ کو اللہ نیکیوں کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے گا ایسے لوگوں کی طرف اللہ اپنی مغفرت کی چادر پھیلاتا ہے پس اللہ کی جنتوں کے حصول کی دوڑ میں شامل ہوں اللہ کے فضلوں کو سمیٹنے والی نہیں اور تکبر کرنے والی نہ بنیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بصیرت افروز خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا ان عورتوں کو بھی غور کرنا چاہئے جو اپنے بیٹوں سے اپنی بہوؤں پر ظلم کراتی ہیں یا وہ بہوویں جو اپنی ساسوں پر ظلم کرتی ہیں ظلم کرنے والی مائیں ایسی نہیں ہو سکتیں جن کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ پس اگر عذاب سے بچنا ہے اور اللہ کی مغفرت کی چادر کے نیچے آنا ہے تو نفس کی خواہشات کو کچلنا ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم اپنے بارے میں چھ باتوں کی ضمانت دو تو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں فرمایا پہلی بات تو یہ ہے کہ گفتگو کرو تو سچ بولو۔ (۲) جب وعدہ کرو تو پورا کرو (۳) جب کوئی امانت رکھے تو اس کی امانت کو ویسے ہی لوٹا دیا کرو۔ حضور نے فرمایا کہ احمدیوں کی نسلیں خاص طور پر واقفین نو آپ کے پاس امانتیں ہیں ان امانتوں کو اسی طرح لوٹانا ہے جس طرح خلیفہ وقت نے توقع کی ہے۔ ۴۔ اپنے فروج کی حفاظت کرو (۵) غض بصر سے کام لو (۶) اپنے ہاتھوں کو ظلم سے روکے رکھو فرمایا اللہ کا جماعت پر فضل ہے کہ کہیں کہیں اکا دکا ایسے واقعات ہوتے ہیں لیکن ان کو بھی روکنا ہے ہر احمدی عورت عہد کرے کہ اس نے بدیوں کے خلاف جہاد کرنا ہے اور انہیں جڑ سے اکھیڑ پھینکنا ہے ایسا کرنے سے آپ جنت کی وارث بنیں گی اور اپنی نسلوں کو بھی جنت کی ضمانت دے رہی ہوں گی۔

حضور اقدس نے قرآنی دعا

رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (الاحقاف 16) پڑھی

ترجمہ:۔ اے میرے رب مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کرسکوں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی اور ایسے نیک اعمال بجالاؤں جن سے تو راضی ہو اور میرے لئے میری ذریت کی بھی اصلاح کردے یقیناً میں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔ اور بلاشبہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ فرمایا اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو اس دعا کا وارث بنانے کیلئے دعاؤں کے ساتھ نیک اعمال بھی بجالانے ہوں گے اس سے اگلی نسل کی اصلاح ہوگی اس ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی عورتوں کو کی گئی نصائح پڑھ کر سنائیں پھر فرمایا یہ ہیں وہ توقعات جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک احمدی عورت سے رکھی ہیں پس جائزہ لیتی رہیں کہ کہاں تک آپ اس عہد بیعت کو نبھا رہی ہیں آپ کی خلافت احمدیت کے ساتھ محبت کا رشتہ عارضی نہ ہو بلکہ ہمیشہ اور تا قیامت رہنے والا ہو۔ آپ کی گودوں میں پلنے والے بچے خلافت سے محبت رکھنے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ مشن کو آگے بڑھانے والے ہوں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے خطاب کے آخر میں جلسہ گاہ مستورات کی حاضری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت 8ہزار579 مستورات جلسہ گاہ میں موجود ہیں۔

خطبہ جمعہ

ہراحمدی کی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ اپنی مالی قربانیوں کو باقاعدہ رکھے تاکہ ساتھ ساتھ تزکیہ نفس بھی ہوتا رہے

مالی سال کے اختتام کے حوالہ سے اپنے لازمی چندہ جات کے وعدوں کو جلد پورا کرنے کی تاکید

شادی بیاہ کے موقع پر اسراف سے بچیں اور غریب بچیوں کی امداد کے لئے مریم شادی فنڈ میں حسب توفیق حصہ لیں۔

سپین میں ویلنسیا میں مسجد کی تعمیر کے لئے اپنے وعدہ جات کو جلد پورا کریں۔ جرمنی میں سو مساجد کی تعمیر کے کام میں تیزی پیدا کرنے کی ہدایت

طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ کے لئے مالی قربانی کی نئی تحریک۔ خصوصیت سے احمدی ڈاکٹرز کو اس کارِ خیر میں حصہ لینے کی دعوت

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 3/جون 2005ء (3/احسان 1384 ہجری شمسی) بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن۔ برطانیہ

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

﴿اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَا اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَا اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔﴾ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 263)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ: وہ لوگ جو اپنے اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر جو خرچ کرتے ہیں اس کا احسان جتاتے ہوئے یا تکلیف دیتے ہوئے پیچھا نہیں کرتے، ان کا اجر ان کے ربّ کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کو یہ خوشخبری دی ہے کہ اگر بے نفس ہو کر اس کی راہ میں خرچ کرو گے، خرچ کرنے کے بعد نہ ہی احسان جتاؤ گے اور نہ ہی کسی کو تکلیف دو گے، نہ ہی اپنے مطلب حل کرنے کی کوشش کرو گے تو تمہارا خدا تمہیں اس کا بہترین اجر دے گا۔ اب دیکھیں غیروں میں بعض لوگ تھوڑا سا کسی نیک کام میں خرچ کر لیتے ہیں اور پھر اس کا اس قدر ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے جیسے کہ قربانی کے کوئی اعلیٰ معیار قائم کر لئے ہوں۔ مثلاً آج کل ہمارے ملک پاکستان میں یا ہندوستان میں گرمیوں کے دن ہیں اس موسم میں بازاروں میں ٹھنڈے پانی کا انتظام کیا جاتا ہے اور پھر بڑا فخر ہوتا ہے کہ ہم نے یہ انتظام کیا ہوا ہے۔ یا مسجدوں کی تعمیر میں معمولی سی رقم پانچ دس روپے دے دیتے ہیں تو باقاعدہ مسجد کے لاؤڈ سپیکر پر یہ اعلان ہوتا ہے کہ فلاں صاحب نے اتنی قربانی دی اور خاص طور پر پاکستان میں چھوٹے قصبوں اور دیہاتوں میں یہ بہت رواج ہے۔ تو عموماً کچھ نہ کچھ دینے والے مسلمانوں کا یہ حال ہے۔ اور اکثریت تو ایسی ہے کہ خدا کی راہ میں دینے کا تصور ہی نہیں ہے اور ایسے لوگوں میں سے چند امیر لوگ جن کو کچھ احساس ہے کہ دین کی خاطر خرچ کریں تو ایسے مدرسوں یا اداروں کی سر پرستی کی جاتی ہے جہاں انسانیت کے خلاف نفرتوں کے بیج بوئے جاتے ہیں۔ اور پھر اگر اپنے مطلب کے مطابق خرچ نہ ہو یا کوئی اختلاف ہو جائے تو پھر وہ ساری امدادیں بھی بند ہو جاتی ہیں۔ تو یہ خرچ جو وہ کر رہے ہوتے ہیں اصل میں خدا کی خاطر نہیں ہو رہے ہوتے بلکہ اپنے مقاصد کے لئے یا اپنی نیکی کے اظہار کے لئے یہ خرچ ہو رہے ہوتے ہیں۔ یہ ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہوتا ہے کہ ہم نے اتنا خرچ کیا ہے۔ اور جب نیتیں نیک نہ ہوں تو پھر ظاہر ہے نتائج بھی بُرے ہی نکلتے ہیں۔ یہ لوگ نیکیاں پھیلانے کی بجائے اپنے مطلب حاصل کرنے کی وجہ سے لوگوں کی تکلیف کا باعث بن رہے ہوتے ہیں۔ اور خاص طور پر احمدیوں کے لئے تو اس بات کو کارِ ثواب سمجھا جاتا ہے کہ خدا کے نام پر ان کو تکلیفیں دی جائیں۔

لیکن تصویر کا ایک دوسرا اور صحیح رُخ بھی ہے جو احمدیوں کی مالی قربانیوں کا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں کی مالی قربانیوں کا ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر چلتے ہوئے جب قربانی کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھ کر ہی قربانی کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ نہ تو کسی فرد پر یا جماعت پر احسان کا رنگ رکھتے ہوئے قربانی کرتے ہیں، نہ ہی کسی کو تکلیف پہنچانے کی نیت سے یہ قربانی کرتے ہیں۔ نیت ہوتی ہے تو یہ کہ اللہ تعالیٰ کا پیغام دنیا میں پہنچانے کے لئے ہم بھی حصہ لیں۔ دُکھی انسانیت کی خدمت کے لئے ہم بھی کچھ پیش کریں اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔ اِن لوگوں میں وہ لوگ بھی ہیں جو اپنا پیٹ کاٹ کر مالی قربانی کرنے والے ہیں، چندے دینے والے ہیں۔ ان میں وہ لوگ بھی ہیں جو بڑی مالی قربانیاں پیش کرنے والے ہیں۔ اپنے باقاعدہ چندوں کے علاوہ بھی کروڑوں روپے کی قربانی کر دیتے ہیں اور کوشش یہ ہوتی ہے کہ کسی کو پتہ بھی نہ لگے۔ پس یہی لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اپنے ربّ سے ان قربانیوں کا اجر پانے والے لوگ ہیں۔ ان کو ان قربانیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بھی اپنی رحمت اور فضل کی چادر میں لپیٹ لیتا ہے۔ ان کے غموں کو خوشیوں میں بدل دیتا ہے۔ ان کے خوفوں کو اپنے فضل سے دور فرما دیتا ہے۔ ان کی اولادوں کو ان کی آنکھ کی ٹھنڈک بنا دیتا ہے اور آئندہ زندگی میں خدا تعالیٰ نے ان کو جن نعمتوں سے نوازنا ہے اس کا تو حساب ہی کوئی نہیں ہے۔

تو یہ اللہ والے یہ قربانیاں اس لئے کرتے ہیں کہ انہیں خدا تعالیٰ کے وعدوں پر یقین ہے۔ یہ قربانیاں وہ اس لئے کرتے ہیں کہ انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا ادراک ہے کہ اپنے پیسوں کی تھیلی کا منہ بند کر کے نہ رکھو ورنہ خدا تعالیٰ بھی رزق بند کر دے گا۔ اللہ کی راہ میں گن گن کر دو گے تو خدا تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر ہی دے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو اس بات کا یقین ہے اور خدائی وعدہ پر مکمل ایمان ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ ﴿وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ۔ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ۔ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ﴾ (البقرہ: 273) یعنی جو بھی تم مال میں سے خرچ کرو تو وہ تمہارے اپنے ہی فائدے میں ہے۔ جبکہ تم اللہ کی رضا جوئی کے سوا (کبھی) خرچ نہیں کرتے اور جو بھی تم مال میں سے خرچ کرو وہ تمہیں بھرپور واپس کر دیا جائے گا اور ہرگز تم سے کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی۔ تو جب اللہ تعالیٰ یہ وعدہ کر رہا ہے کہ کوئی خوف نہ کرو بلکہ جو بھی تم خرچ کرو گے وہ تمہیں لوٹا دیا جائے گا۔ اور کسی بھی قسم کی زیادتی نہیں کی جائے گی۔ بلکہ زیادتی کا یا لوٹائے جانے کا کیا سوال ہے؟ اللہ تعالیٰ تو ایسا دیالو ہے، اس قدر بڑھا کر لوٹاتا ہے کہ اس کا انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اس کے خزانے لامحدود ہیں۔ اور جس کے خزانے لامحدود ہوں وہ انسانی ذہن میں کسی معیار کا تصور پیدا کرنے کے لئے پیمانے کا اظہار تو کر دیتا ہے لیکن وہ معیار یا پیمانے آخری حد نہیں ہوتی، انتہا نہیں ہوتی۔ جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے کہ ﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ۔ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ۔ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾۔ (البقرہ: 262) یعنی ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسے بیج کی طرح ہے جو سات بالیں اگاتا ہو، ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہے اس سے بھی بڑھا کر دیتا ہے۔ اور اللہ وسعت عطا کرنے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔ یعنی گو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے پیمانے کوئی نہیں وہ تو بے حساب رزق دینے والا ہے لیکن کیونکہ انسان کی سوچ محدود ہے اس لئے وہ بے حساب سے کہیں یہ نہ سمجھے کہ دس، بیس یا تیس گنا یا سو گنا اضافہ ہو جائے گا۔ نہیں، بلکہ بڑھانے کی ابتدا سات سو گنا سے ہے۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ یہ تو معیار تقویٰ اور ہر ایک کے معیار قربانی کے لحاظ سے اس سے بھی زیادہ بڑھا سکتا ہے۔ وہ جس کو چاہے اس سے بھی زیادہ بڑھا کر دے دے۔ جتنا زیادہ اس پر ایمان میں بڑھتے جاؤ گے اتنا زیادہ

اس کے فضلوں کے وارث ٹھہرتے جاؤ گے۔ وہ تمہاری نیتوں کو بھی جانتا ہے۔ وہ تمہاری قربانیوں کی گنجائش کو بھی جانتا ہے۔ اس لئے جب احمدی اس نیت سے قربانی کر رہے ہوتے ہیں تو وہ خدا تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کے وارث بھی ٹھہرتے ہیں۔ اللہ کرے کہ ہر احمدی کی قربانی کا یہ معیار، پیش کرنے کا یہ فہم اور ادراک بڑھتا چلا جائے۔ ہر احمدی قربانی کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والا ہو۔ ہر شخص کی توفیقیں مختلف ہوتی ہیں، استعدادیں مختلف ہوتی ہیں۔ لیکن اپنے اپنے دائرے میں ہر احمدی کی یہ خواہش ہونی چاہئے کہ وہ مالی قربانی کرنے والا ہو۔ اور قربانی کا لفظ تو تقاضا ہی یہ کرتا ہے کہ اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر اپنی ضروریات کو پس پشت ڈال کر اپنی خواہشات کو دبا کر، اپنے آپ کو اور اپنے مال کو خدا کی رضا کی خاطر جماعتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے پیش کیا جائے۔

پس جو اس قربانی کے جذبے سے اپنے مال خدا کے راستے میں خرچ کرتے ہیں، اپنی ذمہ داریوں کو نبھاتے ہیں وہ یقیناً اللہ تعالیٰ سے اجر پانے والے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلیٰ صدقہ اور مالی قربانی کا ذکر ایک حدیث میں یوں فرمایا ہے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ: ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول! ثواب کے لحاظ سے سب سے بڑا صدقہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اللہ کی راہ میں سب سے بڑا خرچ یہ ہے کہ تو اس حالت میں صدقہ کرے کہ تو تندرست ہو اور مال کی ضرورت اور حرص رکھتا ہو۔ غربت سے ڈرتا ہو اور خوشحالی چاہتا ہو۔ صدقہ وخیرات میں دیر نہ کر۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ جب جان حلق تک پہنچ جائے تو تُو کہے کہ فلاں کو اتنا دے دو اور فلاں کو اتنا۔ حالانکہ وہ مال اب تیرا نہیں رہا وہ فلاں کا ہو ہی چکا''۔

(بخاری کتاب الزکوۃ باب فضل الصدقۃ)

پھر ایک اور روایت میں آپؐ نے فرمایا: ''حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ دے کر آگ سے بچو۔ خواہ آدھی کھجور خرچ کرنے کی ہی استطاعت ہو''۔ (بخاری کتاب الزکوۃ۔ باب اتقوا النار و لو بشق تمرۃ)

پس جہاں صدقہ اور مالی قربانی کر کے ہم اپنے آپ کو اگلے جہان کی آگ سے محفوظ کر رہے ہوں گے وہاں دنیا کی حرص، لالچ اور ایک دوسرے سے دنیاوی خواہشات میں بڑھنے کی دوڑ سے بھی محفوظ ہو رہے ہوں گے اور یوں آگ سے بچنے کے نظارے اس دنیا میں بھی دیکھیں گے۔ کیونکہ حسد کی آگ بھی بڑی سخت آگ ہے۔ احمدیوں میں تو بے شمار ایسے ہیں جو اس میدان کا تجربہ رکھتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ جو سکون مالی قربانی کرنے کے بعد ملتا ہے اس کی کوئی مثال نہیں، اس کا کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم پر بھی عمل کرنے کی توفیق دے جس میں آپؐ نے فرمایا کہ: ''الشُّحُّ یعنی بخل سے بچو۔ یہ بخل ہی ہے جس نے پہلی قوموں کو ہلاک کیا''۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 159 مطبوعہ بیروت)

اللہ تعالیٰ اس حکم پر عمل کرنے کی ہمیں توفیق دے اور ہم کبھی ہلاک ہونے والوں میں شمار نہ ہوں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے والے ہوں۔ اس کے لامحدود فضلوں اور انعاموں کے وارث ٹھہریں۔

ایک حدیث میں ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور اس نے اسے راہ حق میں خرچ کر دیا۔ دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ، دانائی اور علم وحکمت دی اور اس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا ہے''۔ (بخاری کتاب الزکوۃ باب انفاق المال فی حقہ)

اللہ کرے کہ ہم اس فرمان کو سمجھنے والے ہوں اور اس رشک کی وجہ سے مالی قربانیوں اور انصاف قائم کرنے میں بڑھنے والے ہوں۔ جب قربانیوں میں بڑھنے کی دوڑ شروع ہوگی تو نیکیوں میں بڑھنے کے حکم کے مطابق ہر شخص اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق اپنی اس انتہا کو پہنچنے کی کوشش کرے گا۔ اپنی استعدادوں کو انتہا تک استعمال کرنے کی کوشش کرے گا۔ اور یوں ایک حسین اور پاک معاشرہ قائم ہو جائے گا۔

جیسا کہ آپ سب کو علم ہے جماعت کے مالی سال کا یہ آخری مہینہ ہے عموماً جماعت کے متعلقہ عہدیدار جن کے سپرد چندوں کی وصولی کا کام ہوتا ہے بڑے پریشان ہو جاتے ہیں کہ ایک مہینہ رہ گیا ہے اور وصولیاں ابھی اس رفتار سے نہیں ہوئیں۔ مجھے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی فکر نہیں اور پوری تسلی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ ہمیشہ کی طرح اب بھی جہاں کمی ہے اپنے فضل سے پوری فرمائے گا۔ لیکن کیونکہ نصیحت کرنے اور توجہ دلانے کا بھی حکم ہے اس لئے میں احباب جماعت کو یہ توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جن کے چندہ عام کے بجٹ کی ادائیگی میں اور اسی طرح چندہ جلسہ سالانہ، یہ لازمی چندہ جات جو ہیں ان کی ادائیگی میں کمی رہ گئی ہے وہ کوشش کر کے ادا کریں۔ جماعت کا بڑے عرصہ سے یہ مزاج بن گیا ہے کہ آخر وقت پر جا کر اپنے چندوں کی ادائیگی کرتے ہیں۔ جو لازمی چندے ہیں وہ تو آپ کو ہر ماہ ادا کرنے چاہئیں تا کہ بعد میں ادائیگی کا بوجھ نہ پڑے۔ اور اس سے فائدہ یہ ہے کہ باقاعدہ چندہ دینے کا اور باقاعدہ قربانی کرنے کا جو ثواب ہے وہ بھی آپ حاصل کرنے والے ہوں گے۔

ماہوار چندوں کی ادائیگی کے سلسلے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''سو اے اسلام کے ذی مقدرت لوگو! دیکھو میں یہ پیغام آپ لوگوں تک پہنچا دیتا ہوں کہ آپ لوگوں کو اس اصلاحی کارخانے کی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نکلا ہے اپنے سارے دل اور ساری توجہ اور سارے اخلاص سے مدد کرنی چاہئے اور اس کے سارے پہلوؤں کو بنظر عزت دیکھ کر بہت جلد حق خدمت ادا کرنا چاہئے۔ جو شخص اپنی حیثیت کے موافق کچھ ماہواری دینا چاہتا ہے وہ اس کو حق واجب اور دَینِ لازم کی طرح سمجھ کر خود بخود ماہوار اپنی فکر سے ادا کرے اور اس فریضے کو خالصتاً للہ نذر مقرر کر کے اس کے ادا میں تخلف یا سہل انگاری کو روا نہ رکھے۔ اور جو شخص یک مشت امداد کے طور پر دینا چاہتا ہے وہ اسی طرح ادا کرے۔ لیکن یاد رہے کہ اصل مدعا جس پر اس سلسلہ کے بلا انقطاع چلنے کی امید ہے وہ یہی انتظام ہے کہ سچے خیر خواہ دین کے اپنی بضاعت اور اپنی بساط کے لحاظ سے ایسی سہل رقمیں ماہواری کے طور پر ادا کرنا اپنے نفس پر ایک حتمی وعدہ ٹھہرا لیں جن کو بشرط نہ پیش آنے کسی اتفاقی مانع کے بآسانی ادا کر سکیں''۔ یعنی سوائے اس کے کہ کوئی مجبوری ہو جائے عام طور پر جو آسانی سے ادا کر سکتے ہیں ماہوار چندے ادا کیا کریں۔ ''ہاں جس کو اللہ جلشانہ توفیق اور انشراح صدر بخشے وہ علاوہ اس ماہواری چندے کے اپنی وسعت، ہمت اور اندازہ مقدرت کے موافق یک مشت کے طور پر بھی مدد کر سکتا ہے۔ اور تم اے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اور اپنی زندگی، اپنا آرام، اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میں جو کچھ کہوں تم اسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے۔ لیکن میں اس خدمت کے لئے معین طور پر اپنی زبان سے تم پر کچھ فرض نہیں کر سکتا، تا کہ تمہاری خدمتیں نہ میرے کہنے کی مجبوری سے بلکہ اپنی خوشی سے ہوں''۔

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 33-34)

پس ہر احمدی کی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ اپنی مالی قربانیوں کو باقاعدہ رکھے تا کہ ساتھ ساتھ تزکیہ نفس بھی ہوتا رہے۔ خلافت ثانیہ کے ابتدا میں جب سے چندہ عام کی ایک شرح مقرر ہو چکی ہے یعنی 1/16 کے لحاظ سے۔ تو ہر احمدی کو اس کے مطابق چندہ دینا چاہئے اور چندہ دیتا ہے۔ لیکن اگر مالی حالات اجازت نہ دیں تو اسی اجازت کے ماتحت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے چھوٹ مل سکتی ہے۔ لیکن ہمیشہ ہر احمدی کو یہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کی توفیقوں کو جانتا ہے۔ اس لئے تقویٰ پر چلتے ہوئے اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ان کو اپنے چندوں میں کمی کرنی چاہئے تو بے شک کریں لیکن اس کے لئے جماعت میں طریق ہے کہ خلیفۂ وقت سے اجازت لے لیں کہ میرے حالات ایسے ہیں جس کی وجہ سے میں پوری شرح سے چندہ نہیں دے سکتا، ادائیگی نہیں کر سکتا۔ لیکن اپنے آپ کو مکمل طور پر مالی قربانی سے فارغ نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار جگہ اس طرف توجہ دلائی ہے اور ابتدا میں ہی (سورۃ بقرہ میں) متقیوں کی نشانی یہ بتائی ہے کہ نماز پڑھنے والے، عبادتیں کرنے والے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے ہیں جو متقی ہیں۔ پس جب آپ استحکام خلافت اور استحکام جماعت کے لئے دعا مانگتے ہیں اور تقویٰ پر قائم رہنے کے لئے دعائیں مانگتے ہیں تو ان حکموں پر عمل بھی کرنا ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان دعاؤں کا وارث بننے کے لئے دیئے ہیں۔

پس ہر احمدی فکر سے اپنے بقایا جات صاف کرنے کی کوشش کرے۔ یہ جو چھ مہینے تک بقایا دار کی شرط ہے جماعت کا یہ قاعدہ ہے کہ یہ نہ ہو۔ تو یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو زمیندارہ کرتے ہیں، زمیندار ہیں جن کی فصلوں کی آمد چھ مہینے کے بعد ہوتی ہے۔ یا جو ایسے کاروباری ہیں جن کو کسی وقفے کے بعد یا کچھ عرصے کے بعد منافع ملتا ہے۔ ملازم پیشہ اور تاجر پیشہ جو لوگ ہیں جن کی ماہوار آمد ہے ان کو تو فکر کے ساتھ ہر ماہ چندوں کی ادائیگی کرنی چاہئے اور جماعت میں ہزاروں ایسے ہیں جو اس فکر کے ساتھ ادائیگی کرتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اور اپنے پیسوں میں برکت کے بیشمار نظارے دیکھتے ہیں۔ یہ جو حدیث بیان

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ

(اپنی اولاد کی عزت کرو)

منجانب

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AutoTraders

16 مینگولین کلکتہ 70001

دکان 2248.1652, 2248.5222

2243.0794

رہائش: 2237-8468, 2237-0471

کی جاتی ہے کہ ایک زمیندار کو اللہ تعالیٰ اس طرح نوازتا تھا کہ اس کو جب پانی کی ضرورت ہوتی تھی تو بادل کو حکم ہوتا تھا کہ فلاں جگہ برس اور اس کی ضرورت پوری کر۔ تو اس زمیندار کی یہی خوبی تھی کہ اپنی آمد میں سے وہ ایک حصہ علیحدہ کر کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینے کے لئے رکھ لیتا تھا۔ تو کیا یہ قصہ روایتوں میں اس لئے بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ پہلے لوگوں سے یا پرانے لوگوں سے ایسا سلوک کرتا تھا اب اس کی یہ قدرت بند ہو گئی ہے!؟ اب اس کو یہ قدرت نہیں رہی؟ نہیں، بلکہ آج بھی وہ زندہ اور قائم خدا یہ نظارے بے شمار احمدیوں کو دکھاتا ہے۔ پس اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس کی راہ میں کی گئی قربانیوں کو خدا تعالیٰ کبھی ضائع نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کو پورا کرنے والا ہے۔ وہ لامحدود قدرتوں کا مالک ہے۔ وہ دیتا ہے تو اتنا دیتا ہے کہ انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا، لیکن تقویٰ اور نیک نیتی شرط ہے۔

اس کے ساتھ ہی میں بعض اور تحریکات کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں، ان کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ان میں سے ایک تو مریم شادی فنڈ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی یہ آخری تحریک تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بابرکت ثابت ہوئی ہے۔ بے شمار بچیوں کی شادیاں اس فنڈ سے کی گئی ہیں اور کی جارہی ہیں۔ احباب حسب توفیق اس میں حصہ لیتے ہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ شروع میں جس طرح اس طرف توجہ پیدا ہوئی تھی اب اتنی توجہ نہیں رہی۔ جو لوگ مالی لحاظ سے اچھے ہیں، بہتر مالی حالات ہیں ان کو پتہ ہی نہیں کہ بچیوں کی شادیوں پر غریب لوگوں کے کتنے مسائل ہوتے ہیں۔

ایک تو میں عموماً لڑکے والوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا کا خوف کریں، ان کی بھی بچیاں ہوں گی، بلاوجہ کے مطالبے نہ کیا کریں۔ تقویٰ پر قدم ماریں۔ آپ بیٹے کی شادی کر رہے ہیں یا کوئی لڑکا اپنی مرضی سے اپنی شادی کرتا ہے۔ یہ شادی ہے کوئی کاروبار نہیں ہے کہ اتنا جہیز ہوگا، اتنا زیور ہوگا، اتنا سرمایہ ہوگا، اتنی فلاں چیز ہوگی تو شادی ہوگی۔ یہ سب دنیا کے دکھاوے کی چیزیں ہیں۔ ایک احمدی کو یہ زیب نہیں دیتیں۔ بعض ایسے خط بچیوں کی طرف سے آتے ہیں۔ شادی کے بعد سسرال کی طرف سے بھی اور لڑکے کی طرف سے بھی یہ طعنے ملتے ہیں کہ کچھ نہیں لے کے آئی۔ بعض لڑکے پاکستان سے بیاہ کر باہر آتے ہیں اور شاید اس سوچ کے ساتھ آرہے ہوتے ہیں کہ ہم نے وہاں جاکے سب کچھ سسرال سے ہی لینا ہے۔ وہ مطالبے شروع کر دیتے ہیں کہ گھر ہمارے نام کرو اور فلاں چیز ہمارے نام کرو یا فلاں چیز ہمیں دو۔ تو پھر بعض ایسے لوگ ہیں جو اپنے عزیزوں کے زیر اثر اس طرح کے گھٹیا قسم کے مطالبے کر رہے ہوتے ہیں۔ شرم آتی ہے۔ بعض ان میں سے اپنے آپ کو بڑے خاندانی بھی سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ تو ایسے لڑکے اور ایسے خاندان اپنی اصلاح کریں اور خدا کا خوف کریں ورنہ بہتر ہے کہ ایسے گھٹیا لوگ جماعت سے قطع تعلق کر لیں اور جماعت کی بدنامی کا باعث نہ بنیں۔

اب میں پھر پہلی بات کی طرف آتا ہوں۔ غریب بچیوں کی شادیوں کے لئے جیسا کہ میں نے کہا کہ اندازہ نہیں ہے۔ اب مہنگائی کی وجہ سے اخراجات بھی بہت بڑھ رہے ہیں اس لئے توجہ دینی چاہئے۔ جو لوگ باہر کے ملکوں میں ہیں اپنے بچوں کی شادیوں پر بے شمار خرچ کرتے ہیں۔ اگر ساتھ ہی پاکستان، ہندوستان یا دوسرے غریب ممالک میں غریب بچوں کی شادیوں کے لئے کوئی رقم مخصوص کر دیا کریں تو جہاں وہ ایک گھر کی خوشیوں کا سامان کر رہے ہوں گے وہاں یہ ایک ایسا صدقہ جاریہ ہوگا جو ان کے بچوں کی خوشیوں کی بھی ضمانت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نیکیوں کو ضائع نہیں کرتا۔ پھر بعض صاحب حیثیت لوگوں میں بے تحاشا نمود و نمائش اور خرچ کرنے کا شوق ہوتا ہے۔ شادیوں پر بے شمار خرچ کر رہے ہوتے ہیں۔ کئی کئی قسم کے کھانے پک رہے ہوتے ہیں جو اکثر ضائع ہو جاتے ہیں۔ یہاں سے جب خاص طور پر پاکستان میں جا کر شادیاں کرتے ہیں اگر سادگی سے شادی کریں اور بچت سے کسی غریب کی شادی کے لئے رقم دیں تو وہ اللہ کی رضا حاصل کر رہے ہوں گے۔

کھانوں کے علاوہ شادی کارڈوں پر بھی بے انتہا خرچ کیا جاتا ہے۔ دعوت نامہ تو پاکستان میں ایک روپے میں بھی چھپ جاتا ہے۔ یہاں بھی بالکل معمولی سا پانچ سات پینس (Pens) میں چھپ جاتا ہے۔ تو دعوت نامہ ہی بھیجنا ہے کوئی نمائش تو نہیں کرنی۔ لیکن بلاوجہ مہنگے مہنگے کارڈ چھپوائے جاتے ہیں۔ پوچھو تو کہتے ہیں کہ بڑا سستا چھپا ہے۔ صرف پچاس روپے میں۔ اب یہ صرف پچاس روپے جو ہیں اگر کارڈ پانچ سو کی تعداد میں چھپوائے گئے ہیں تو یہ پاکستان میں پچیس ہزار روپے بنتے ہیں اور پچیس ہزار روپے اگر کسی غریب کو شادی کے موقع پر ملیں تو وہ خوشی اور شکرانے کے جذبات سے مغلوب ہو جاتا ہے۔ تو اس طرح بے شمار جگہیں ہیں جہاں بچت کی جا سکتی ہے۔ اور جن کو اتنی توفیق ہے کہ وہ کہیں کہ ہم بچیوں کی شادیوں میں بھی مدد کر سکتے ہیں اس لئے ہمیں اس قسم کی چھوٹی بچت کی ضرورت نہیں ہے تو پھر ایسے لوگوں کو کم از کم جو خرچ وہ اپنے بچوں کی شادی پر کرتے ہیں اس کا ایک فیصد تو غریب کی شادی کی مدد کے لئے چندہ دینا چاہئے۔ پاکستان میں بھی بہت سے لوگ ہیں جو بڑی فضول خرچی کرتے ہیں۔ کچھ باہر سے جا کر کر رہے ہوتے ہیں اور کچھ وہاں رہنے والے کر رہے ہوتے ہیں۔ یا جو فضول خرچی نہیں بھی کرتے ان کی ایسی توفیق ہوتی ہے کہ بچوں کی شادی میں مدد کر سکیں۔ ان سب کو آگے آنا چاہئے اور اس نیک کام میں حصہ لینا چاہئے۔ عموماً ایک غریبانہ شادی پچیس تیس ہزار روپے کی مدد سے ہو جاتی ہے۔ کچھ نہ کچھ تو انہوں نے خود بھی کیا ہوتا ہے۔ اتنی مدد ہو جائے تو لوگوں کی بڑی مدد ہو جاتی ہے۔ تو پھر یہ غریب آدمی کے لئے سکون کا باعث بن رہی ہوتی ہے اور آپ کو دعاؤں کا وارث بنا رہی ہوتی ہے۔ بہرحال ہر ایک کو حسب توفیق اس فنڈ میں ضرور حصہ لینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔

دوسرے میں اس طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ سپین میں نئی مسجد کی تعمیر کا میں نے اعلان کیا تھا اور سپین کی جماعت کے محدود وسائل کی وجہ سے دوسروں کو بھی اس میں حصہ لینے کی تحریک کی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے مخلصین نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ بڑی تعداد میں وعدے آئے۔ الحمدللہ۔ اور کچھ احباب نے اپنے وعدے تو پورے بھی کر دیئے یا کچھ حصہ ادا کر دیا۔ لیکن ابھی کافی بڑی تعداد ایسی ہے جن کے وعدے قابل ادا ہیں۔ اب وہاں ایک جگہ پسند آئی ہے اور سودا ہو رہا ہے۔ ویلنسیا سے کوئی پندرہ سولہ کلومیٹر پہ مین ہائی وے کے اوپر ایک چھوٹا سا قصبہ ہے اور ہائی وے کے اوپر ہی ایک پلاٹ ہے۔ اس میں تعمیر شدہ ایک چھوٹی سی مضبوط عمارت بھی ہے جو رہائش کے لئے استعمال ہو سکتی ہے۔ بہرحال وہاں خالی جگہ بھی کافی ہے۔ وہاں مسجد کا پلان انشاء اللہ بن رہا ہے۔ تعمیر شروع ہو جائے گی۔ اللہ کرے کونسل کی طرف سے اجازت بھی مل جائے۔ اسی طرح اس کے ساتھ ایک اور خالی پلاٹ بھی ہے جو کونے (Corner) کا پلاٹ ہے۔ میں نے انہیں کہا ہے کہ وہ بھی خریدنے کی کوشش کریں۔ اس طرح اس پلاٹ کو دو طرف سے سڑک مل جائے گی۔ پہلا پلاٹ 2800 مربع میٹر کا ہے۔ اگر دوسرا بھی مل گیا تو انشاء اللہ 5000 مربع میٹر سے اوپر جگہ بن جائے گی جو انشاء اللہ تقریباً ایک ایکڑ سے زیادہ جگہ ہے۔ اللہ کرے کہ یہ سودا بھی جلد ہو جائے تاکہ وہاں مسجد کی تعمیر جلدی شروع کی جا سکے۔ تو جیسا کہ میں نے کہا جن لوگوں نے اس تحریک میں وعدہ کیا ہے ان سے درخواست ہے کہ اپنے وعدے پورے کریں۔ لیکن یاد رکھیں کہ لازمی چندہ جات یعنی چندہ عام وغیرہ کو پیچھے رکھ کر یہ ادائیگی نہیں کرنی۔ پہلے بہرحال لازمی چندہ جات ضروری ہیں۔ اور انہوں نے ہی وعدے کئے ہیں جن کو توفیق تھی۔ مجھے امید ہے وہ آسانی سے ادا کر سکتے ہیں۔

اسی کے ساتھ آج میں جرمنی والوں کو بھی توجہ دلا دوں۔ ان کی 100 مساجد کی رفتار بھی بڑی سست ہے۔ ان کو بھی چاہئے کہ اپنے کام میں تیزی پیدا کریں۔ دنیا میں بڑی تیزی سے مسجدیں بن رہی ہیں۔

تیسرے میں آج ایک تحریک کرنا چاہتا ہوں خاص طور پر جماعت کے ڈاکٹرز کو اور دوسرے احباب بھی عموماً، اگر شامل ہونا چاہیں تو حسب توفیق شامل ہو سکتے ہیں، جن کو توفیق ہو، گنجائش ہو۔ یہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے لئے مالی قربانی کی تحریک ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ربوہ میں خلافت رابعہ کے شروع میں یہ خواہش تھی کہ یہاں ایک ایسا ادارہ ہو جو اس علاقے میں دل کی بیماریوں کے علاج کے لئے سہولت میسر کر سکے۔ اس دور میں کچھ بات چلی بھی تھی لیکن پھر اس پر عملدرآمد نہ ہو سکا۔ بہرحال میرا خیال ہے کہ آخری دنوں میں حضور کی اس طرف دوبارہ توجہ ہوئی تھی لیکن خلافت خامسہ کے شروع میں اس پر کام شروع ہوا۔ ایک ہمارے احمدی بھائی ہیں انہوں نے اپنے والدین کی طرف سے خرچ اٹھانے کی حامی بھری۔ پھر امریکہ کے ایک احمدی ڈاکٹر بھی اس میں شامل ہوئے۔ انہوں نے خواہش کی کہ میں بھی شامل ہونا چاہتا ہوں۔ بہرحال نقشے وغیرہ بنائے گئے اور بڑی خوبصورت ایک چھ منزلہ عمارت تعمیر کی جا رہی ہے جو اپنی تعمیر کے آخری مراحل میں ہے اور اس فیلڈ کے ڈاکٹر ماہرین کے مشوروں سے یہ سارا کام ہوا ہے۔ وہ اس میں شامل ہیں۔ خاص طور پر ڈاکٹر نوری صاحب سے مشورہ لیا گیا ہے۔ ایک ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے لئے کیسی کیسی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب مرکزی کمیٹی میں شامل بھی ہیں۔ مستقل وقت دیتے ہیں ماشاء اللہ۔ پھر جو نقشے انہوں نے بنوانے تھے جیسا کہ میں نے کہا وہ چھ منزلہ عمارت کے تھے جس میں تمام متعلقہ سہولتیں رکھی گئی تھیں جو دل کے ایک ہسپتال کے لئے ضروری ہیں۔ تو اس وقت انہوں نے جو تخمینہ دیا تھا، جو اندازہ خرچ دیا تھا اس وقت بھی اس رقم سے زیادہ تھا جس کی ان دو صاحبان نے (جن کا

شریف جیولرز
ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
0092-4524-214750 فون ریلوے روڈ
0092-4524-212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

میں نے ذکر کیا) دینے کی حامی بھری تھی۔ تو انتظامیہ کچھ پریشان تھی۔ میں نے انہیں کہا کہ یہ نقشے جو بنائے گئے ہیں جن کی میں نے منظوری دی تھی اسی کی منظوری دیتا ہوں۔ اللہ کا نام لے کر اسی کے مطابق کام کریں۔ انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا، فضل فرمائے گا۔ پھر کچھ اور لوگ بھی اس میں شامل ہوتے رہے اور اب جہاں تک عمارت کا تعلق ہے وہ قریباً مکمل ہو چکی ہے، جلد چند مہینوں میں ہو جائے گی۔ اس تعمیر میں (بتا چکا ہوں) کچھ لوگوں نے حصہ بھی لیا۔ اور فضل عمر ہسپتال کی انتظامیہ نے بڑی محنت سے اور ہر جگہ پر جہاں بچت ہو سکتی تھی جہاں ضرورت تھی، انہوں نے بچت کرائی اور تعمیر کروانے میں احتیاط کی۔ خاص طور پر ڈاکٹر نوری صاحب کے ٹیکنیکل مشورے بھی باقاعدہ ہر قدم پر ملتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ لیکن اب جو ایکوپمنٹ (Equipment) اور سامان وغیرہ ہسپتال کا آنا ہے وہ کافی قیمتی ہے۔ میں نے انہیں کہا ہے کہ جیسے جیسے رقم کا انتظام ہوتا جائے گا یہ فیزز (Phases) میں خریدیں۔ لیکن ابتدائی کام کے لئے بھی کافی بڑی رقم کی ضرورت ہے۔

اس لئے میں احمدی ڈاکٹروں سے خصوصاً کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں پر بڑا فضل فرمایا ہے اور خاص طور پر امریکہ اور یورپ کے جو ڈاکٹر صاحبان ہیں۔ اسی طرح پاکستان میں بھی بعض ایسے ڈاکٹرز ہیں جو مالی لحاظ سے بہت اچھی حالت میں ہیں۔ اگر آپ لوگ خدا کی رضا حاصل کرنے اور غریب انسانیت کی خدمت کے لئے اس ہارٹ انسٹیٹیوٹ کو مکمل کرنے میں حصہ لیں تو یقیناً آپ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن کو خدا بے انتہا نوازتا ہے اور ان کے اس فعل کا اجر اس کے وعدوں کے مطابق خدا کے پاس بے انتہا ہے۔ کوشش کریں کہ جو وعدے کریں انہیں جلد پورا بھی کریں۔ اس ادارے کو مکمل کرنے کی میری بھی شدید خواہش ہے۔ کیونکہ میرے وقت میں شروع ہوا اور انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ سے امید ہے وہ خواہش پوری کرے گا جیسا کہ وہ ہمیشہ کرتا آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو یہ موقع دے رہا ہے کہ اس نیک کام میں، اس کار خیر میں حصہ لیں اور شامل ہو جائیں اور اس علاقے کے بیمار اور دکھی لوگوں کی دعائیں لیں۔ آجکل دل کی بیماریاں بھی زیادہ ہیں۔ ہر ایک کو علم ہے کہ ہر جگہ بے انتہا ہو گئی ہیں اور پھر علاج بھی اتنا مہنگا ہے کہ غریب آدمی تو افورڈ (Afford) کر ہی نہیں سکتا۔ ایک غریب آدمی تو علاج کروا ہی نہیں سکتا۔ پس غریبوں کی دعائیں لینے کا ایک بہترین موقع ہے جو اللہ تعالیٰ آپ کو دے رہا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

ہم جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم وہ آخرین ہیں جنہوں نے نیکی کے ہر میدان میں پہلوں سے ملنا ہے، ہم اپنے دعوے میں تبھی سچے ثابت ہو سکتے ہیں جب ان نیکی کے کاموں میں ان مثالوں پر عمل کرنے کی کوشش کریں جو پہلوں نے ہمارے لئے قائم کی ہیں۔ وہ لوگ تو امیر ہوں یا غریب کسی بھی مالی تحریک پر بے چین ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مال پیش کیا کرتے تھے۔ محنت کرتے تھے، مزدوری کرتے تھے اور اپنی استعدادوں کے مطابق قربانی پیش کرتے تھے اور پھر وہ وقت بھی آیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی قربانیوں کو بے انتہا نوازا اور اللہ تعالیٰ اپنی خاطر کئے گئے کسی عمل کو ضائع نہیں کرتا۔ ان قربانیوں کا ذکر حدیث میں یوں آتا ہے۔

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا ارشاد فرماتے تو ہم میں سے کوئی بازار چلا جاتا جہاں وہ محنت مزدوری کرتا اور اسے اجرت کے طور پر جو ایک مُدّ اناج وغیرہ ملتا۔ چھوٹی موٹی جو مزدوری وغیرہ ملتی تھی، اللہ کی راہ میں خرچ کرتا۔ اور اب ان کا یہ حال ہے کہ ان میں سے بعض کے پاس ایک ایک لاکھ درہم یا دینار ہیں''۔

(بخاری کتاب الأجارہ. باب من آجر نفسه لیحمل علی ظهره ثمّ تصدق به)

تو اس اُسوہ پر چلتے ہوئے قربانیوں کے نظارے جماعت احمدیہ میں بھی نظر آتے ہیں۔ پس آج بھی ان نظاروں کو ختم نہ ہونے دیں اور خدمت انسانیت کے اس اہم کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

جہاں تک انسٹیٹیوٹ کے لئے ڈاکٹرز کا تعلق ہے، ہمارے امریکہ کے ایک ڈاکٹر نے مستقل وقف کیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ جلد ربوہ پہنچ جائیں گے۔ دوسرے یہاں بھی بعض نوجوان واقفین زندگی ڈاکٹرز تعلیم حاصل کر رہے ہیں جو اپنی تعلیم مکمل ہونے پر وہاں چلے جائیں گے۔ اور پاکستان میں بھی بعض نوجوان ہیں جنہوں نے وقف کیا ہے ٹریننگ لے رہے ہیں۔ اور اسی طرح ڈاکٹر نوری صاحب کی سرپرستی میں انشاء اللہ یہ ادارہ چلتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور صحت میں بھی برکت ڈالے۔ اور پھر یہ ادارہ مکمل ہونے کے بعد میں دوسرے سپیشلسٹ ڈاکٹروں سے بھی کہوں گا کہ وہ بھی وقف عارضی کر کے یہاں آیا کریں۔ اللہ تعالیٰ، انشاء اللہ ان کی قربانیوں کے بدلے ضرور دے گا، اجر ضرور دے گا۔ اور دعا کرتے رہیں، اللہ تعالیٰ اس ادارے کو بہت کامیاب ادارہ بنائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا تعالیٰ سے بھی۔ صرف ایک محبت کر سکتے ہو، پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا''۔ یعنی اس کا مال ضائع ہو جائے گا۔ ''یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو۔ بلکہ یہ اُس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجالائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے۔ اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تم کو کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرہ محتاج نہیں۔ ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 497-498)

اللہ کرے کہ کبھی کسی احمدی کے دل میں قربانی کرنے کے بعد تکبر پیدا نہ ہو۔ اور وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کو ایک اعزاز سمجھے، ایک فضل سمجھے، اور ہمیشہ کی طرح وہ قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کرتا چلا جائے۔ اور ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث بننے والا ٹھہرے، نہ کہ آپ کی ناراضگی سے حصہ پانے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا کہ: میں ایک دعا کے لئے بھی کہنا چاہتا ہوں۔ کل انشاء اللہ تعالیٰ میں کینیڈا کے سفر کے لئے روانہ ہو رہا ہوں۔ وہاں جلسہ بھی ہے اور بہت سارے دوسرے پراجیکٹس بھی ہیں، مساجد اور مشن ہاؤسز کے افتتاح یا سنگ بنیاد وغیرہ۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ کامیاب کرے۔ اور اپنی تائید و نصرت کے نظارے دکھاتا رہے۔ آمین

❁❁❁❁❁❁

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دو نہایت ضروری ارشادات

تحریک جدید کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:

''ہر مہینہ میں ایک خطبہ جمعہ تمام احمدی جماعتوں میں میری جدید تحریک کے متعلق پڑھا جائے اور اس میں جماعت کو قربانیوں پر آمادہ کرتے ہوئے ان میں نیکی اور تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کی جائے'' (خطبہ جمعہ ۱۹ اپریل ۱۹۳۵)

اسی طرح احباب جماعت کو مخاطب کرتے حضورؓ نے فرمایا:

''خدا تعالیٰ کے کام پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں سے وابستہ نہیں ہوتے۔ اور نہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کسی جماعت سے یہ پوچھے گا کہ تمہارا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری کیسا تھا۔ بلکہ وہ افراد سے پوچھے گا کہ تم کیسے تھے اگر کسی جگہ کا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری ست ہوگا اور اُن کی سستی کی وجہ سے جماعت کے لوگ تحریک میں حصہ لینے سے محروم رہیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا۔ بلکہ وہ کہے گا کہ تم میں سے ہر شخص پریذیڈنٹ اور سیکرٹری تھا اور تمہارا فرض تھا کہ جب کوئی پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سستی میں مبتلا تھا تو تم خود اس کی جگہ کام کرتے ...... کسی جماعت کو اس بات پر مطمئن نہیں ہو جانا چاہئے کہ اس نے تحریک جدید میں حصہ لے لیا ہے بلکہ اُسے اس وقت تک اطمینان کا سانس نہیں لینا چاہئے جب تک کہ اس میں ساری جماعتیں حصہ نہ لے لیں''۔ (خطبہ جمعہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۷ء)

تمام عہدیداران جماعت اور احباب جماعت سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے ان ارشادات کو پیش نظر رکھتے ہوئے جائزہ لیں کہ آپ کی جماعت میں کون کون سے دوست ہیں جو اس بابرکت الٰہی تحریک میں حصہ لینے سے ابھی تک محروم ہیں انہیں اس میں شامل کریں اور جلد از جلد اپنی جماعت کا تحریک جدید کا بجٹ دفتر کو ارسال کریں۔

(وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان)

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail: kashmirsons@yahoo.co.in

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورۂ کینیڈا کی مختصر جھلکیاں

کیلگری (البرٹا) میں مسجد بیت النور کے سنگ بنیاد کی مبارک تقریب، ممبرز آف پارلیمنٹ، میئر اور گورنر کی شمولیت، جماعت کے کاموں پر خراج تحسین اور مسجد کی تعمیر پر مبارکباد اور نیک تمناؤں پر مشتمل خطابات، حضرت امیر المومنین کا خطاب، تقریب آمین، چلڈرن کلاس، ناصرات کلاس، فیملی ملاقاتیں۔

ایڈمنٹن، لائڈ منسٹر اور سسکاٹون کا دورہ، مشن ہاؤس اور مساجد کے لئے خرید کئے گئے قطعات اراضی کا معائنہ اور موقع پر ہدایات، سینکڑوں افراد نے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ سے ذاتی وفیملی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

18 / جون 2005ء بروز ہفتہ:

چار بجکر بیس منٹ پر نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے Recreation Centre میں تشریف لے جاکر پڑھائی۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ دس بجکر بیس منٹ پر حضور انور اپنی رہائشگاہ سے جماعت احمدیہ کیلگری کی پہلی احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے روانہ ہوئے۔

کیلگری میں مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب

آج کا دن بھی جماعت احمدیہ کیلگری کے لئے خاص اہمیت کا حامل دن تھا۔ کیلگری میں بلکہ پورے صوبہ البرٹا (Alberta) میں جماعت احمدیہ کی پہلی احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا تھا۔ سنگ بنیاد کی اس تقریب میں جماعت احمدیہ کیلگری کے علاوہ، کینیڈا کی دوسری مختلف جماعتوں اور امریکہ کی دس سے زائد جماعتوں سے ڈیڑھ ہزار سے زائد احباب مرد وخواتین موجود تھے۔ ہر طرف خوشی ومسرت کا سماں تھا۔ آج وہ دن آیا تھا جس کے لئے یہ لوگ سالہا سال سے انتظار کر رہے تھے۔

ساڑھے دس بجے حضور انور اُس مارکی میں تشریف لائے جہاں سنگ بنیاد کی تقریب منعقد ہوئی۔ حضور انور کی آمد پر اس تقریب میں شرکت کے لئے آنے والے معزز مہمانوں نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ حضور انور نے ان مہمانوں سے گفتگو فرمائی۔

تقریب کے آغاز کے لئے جونہی حضور انور سٹیج پر تشریف لائے تو فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ احباب جماعت نے پُر شوکت انداز میں مرزا غلام احمد کی جے، احمدیت زندہ باد، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد، خلافت احمدیہ زندہ باد کے نعرے لگائے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم شعیب احمد جنود صاحب نے کی۔ اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ مکرم سلیمان خالد صاحب صدر جماعت احمدیہ کیلگری نے پیش کیا۔ تلاوت قرآن میں وہ آیت پڑھی گئیں جن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اُن دعاؤں کا ذکر ہے جو آپ نے خانہ کعبہ کی بنیادیں اٹھاتے ہوئے کی تھیں۔ اس کے بعد کینیڈا کا قومی ترانہ پیش کیا گیا جس پر سب حاضرین احتراماً کھڑے ہوئے۔

اس کے بعد حضور انور مہمانوں کے ساتھ اُس جگہ تشریف لائے جہاں زمین کھود کر سنگ بنیاد رکھنے کے لئے جگہ تیار کی گئی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قادیان سے منگوائی ہوئی مسجد مبارک کی اینٹ، اس مسجد کی بنیاد میں پہلی اینٹ کے طور پر نصب فرمائی۔ حضور انور کے بعد حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا نے ایک اینٹ نصب فرمائی۔ حضور انور کے بعد البرٹا صوبہ کے لفٹیننٹ گورنر Hon.Norman L.Kwong. نے کیلگری شہر کی نمائندگی میں اینٹ رکھی۔ اس کے بعد علی الترتیب درج ذیل احباب کو مسجد کی بنیاد میں اینٹ رکھنے کی حاصل ہوئی۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر، امیر صاحب کینیڈا، پرائیویٹ سیکرٹری، نائب امیر اول، نائب امیر دوم کینیڈا، صدر مجلس انصار اللہ، صدر مجلس خدام الاحمدیہ، صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا، صدر صاحب جماعت کیلگری، مبلغ سلسلہ کیلگری، مبارک نذیر صاحب سابق مبلغ کیلگری، نصیر احمد صاحب چیئر مین نیشنل مسجد کمیٹی۔ اس کے بعد آخر پر دو واقفین نو عزیزم آصف احمد عارف ابن محمد اشرف عارف صاحب مبلغ کیلگری اور عزیزہ نداء الفتح چوہدری بنت چوہدری خالد محمود صاحب نے بھی اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے دعا کروائی۔

اس تقریب میں بہت سے غیر مسلم اور غیر احمدی معززین نے بھی شرکت کی جن میں سے درج ذیل مہمانوں نے سٹیج پر تشریف لاکر وقت کی مناسبت سے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

1۔ Shiraz Sharif صاحب ممبر پارلیمنٹ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میرے لئے یہ امر بے حد عزت افزائی کا باعث ہے کہ مَیں اس اہم کمیونٹی تقریب میں شرکت کر رہا ہوں۔ مَیں البرٹا صوبہ کے وزیر اعلیٰ کا پیغام تہنیت لایا ہوں۔ میرے ساتھ صوبائی حکومت کے دو اور رفقائے کار بھی اس تقریب میں شامل ہیں۔

2۔ Raj Rannu صاحب صوبائی ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ میرا احمدیہ جماعت سے دس سال سے زیادہ عرصہ سے رابطہ ہے۔ مَیں نے احمدی احباب کو ایماندار، مخلص اور قانون کی پابندی کرنے والا پایا ہے۔ بلکہ مَیں سمجھتا ہوں کہ احمدی دوسرے کینیڈین باشندوں کے لئے مثالی شہری کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور انہوں نے اس ملک میں دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگوں کے درمیان یکجہتی پیدا کرنے کے لئے قابل قدر کردار ادا کیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ کا یہ سینٹر مسلمانوں اور دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان مفاہمت بڑھانے کا موجب بنے گا۔ اس مقصد کے حصول کے لئے مَیں آپ کو تعاون کا یقین دلاتا ہوں۔

3۔ Deepak Obhraj صاحب ممبر فیڈرل پارلیمنٹ نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ مَیں آج اس موقعہ پر پروگریسو کنزرویٹو پارٹی کے لیڈر Mr. Stephen Harper جو لیڈر آف اپوزیشن بھی ہیں کا پیغام تہنیت لے کر آیا ہوں۔ مجھے اس اعزاز کے حاصل کرنے میں بیحد مسرت ہے۔ مَیں آپ کو نارتھ امریکہ کی سب سے بڑی مسجد تعمیر کرنے پر تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

4۔ Mr.Jack Layton ممبر فیڈرل پارلیمنٹ۔ موصوف کینیڈا کی New Democratic Party (NDP) کے لیڈر بھی ہیں اور دارالحکومت آٹوا سے لمبا سفر کر کے خاص طور پر اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے۔ انہوں نے سٹیج پر آکر حاضرین کو ''السلام علیکم'' کہہ کر مخاطب کیا۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مَیں اس تقریب میں شامل ہونے کا موقع پا کر عزت محسوس کرتا ہوں۔ مَیں اس تقریب سے بہت متأثر ہوا ہوں اور اس بات نے مجھے خاص طور پر متأثر کیا ہے کہ اس تقریب میں نوجوانوں اور بچوں نے بھی شرکت کی ہے۔ اگر مختلف مذہبی تنظیمیں آپس میں کلچرل پروگراموں کے ذریعہ تبادلہ خیالات کریں تو یہ امر سوسائٹی کے لئے بہت مفید ہے۔

موصوف نے کہا کہ 11 / ستمبر کے واقعہ کے بعد سے یہ احساس بڑھ گیا ہے کہ یہاں مسلمان اپنے آپ کو برابر عزت کے مستحق شہری نہیں سمجھتے۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ یہ رجحان بدلے اور یہاں کے تمام شہریوں کو برابر کی عزت ملے۔ ایسا نہ صرف رسمی طور پر بلکہ عملی طور پر ہونا چاہئے۔

مجھے امید ہے کہ اس نئی مسجد کی تعمیر سے نہ صرف احمدیہ مسلم عقیدہ کے لوگ فائدہ اٹھائیں گے بلکہ تمام دوسرے مذاہب کے لوگ بھی اس سے استفادہ کریں گے۔ موصوف نے کہا مجھے قرآن کریم کی اس بات نے بہت متأثر کیا ہے کہ ہم نے تمہیں مختلف قوموں اور گروہوں میں اس لئے بانٹا ہے کہ باہمی تعارف کا ایک ذریعہ بنیں۔ لیکن یاد رکھو کہ تم میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ معزز وہ ہے جو تم میں سے زیادہ تقویٰ رکھتا ہے۔ اگر اس اصول پر سوسائٹی عمل کرے تو وہ ایک اعلیٰ سوسائٹی بن سکتی ہے۔

5۔ اس کے بعد میئر آف کیلگری Dave Bronconnier نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ موصوف نے کہا کہ کیلگری شہر کے لئے یہ بہت ہی خوشی کا موقع ہے۔ مجھے یاد ہے کہ کئی سال پہلے آپ 'مشن روڈ' پر ایک عام سی بلڈنگ میں آئے تھے اور آج آپ اس شاندار بلڈنگ کی تعمیر کا آغاز کر رہے ہیں۔ مَیں آپ کو سٹی آف کیلگری کی طرف سے ہر طرح کے تعاون کی یقین دہانی کرواتا ہوں اور ہم سب آپس کے اس باہمی رابطہ اور تعاون کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک دوسرے کی ضروریات کا خیال رکھنا ہماری اقدار کا ایک اہم حصہ ہیں۔ اس شاندار عمارت کا سنگ بنیاد رکھنے کے موقع پر مَیں محسوس کرتا ہوں کہ کینیڈین اقدار اور روایات کیلگری میں پھل پھول رہی ہیں۔

میئر نے کہا کہ اب مَیں ان رضا کاروں سے مخاطب ہوتا ہوں جو رات ایک بجے سے انتھک محنت کرتے ہوئے شدید بارش، سردی اور تند وتیز ہوا کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس جگہ کی تیاری میں لگے رہے ہیں۔ مَیں انہیں کہتا ہوں کہ آپ کی محنت پھل لے آئی ہے۔

اب مَیں آپ کی کمیونٹی کے تمام افراد سے مخاطب ہوتے ہوئے کہتا ہوں کہ مَیں جانتا ہوں کہ کن جذبات سے آپ نے اس موقع کا انتظار کیا ہے۔ اللہ کی سلامتی آپ پر ہو۔ کیلگری میں اس وقت بہت سردی ہے لیکن ہمارے دل آپ کے لئے جوش سے گرم ہیں۔ اس موقع پر مَیں آپ کی سردی کے احساس کو کم کرنے کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک تحفہ پیش کرتا ہوں جو ایک پینٹنگ ہے جس پر لکھا ہوا ہے "Calgary in Sunlight" یعنی ''کیلگری کھلی دھوپ میں''۔

6۔ اس کے بعد امیر صاحب کینیڈا نے لیفٹیننٹ گورنر آف البرٹا Hon.Norman L. Kwong کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ یہ چینی نسل کا پہلا شخص ہے جو اس اہم عہدہ پر پہنچا ہے۔ اور صوبہ کا گورنر مقرر ہوا ہے۔ ان کی بیگم بھی ہمراہ ہیں۔ مَیں ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

گورنر نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ مَیں صوبہ البرٹا میں آپ کی جماعت کے اس پراجیکٹ کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ احمدیہ مسلم جماعت نے دنیا میں انسانیت کی خدمت کر کے نیک نام پیدا کیا ہے اور جماعت احمدیہ کی ان اقدار نے جن میں امن وسلامتی، محبت اور خلق خدا کی ہمدردی اور خیر خواہی شامل ہیں، نے ہمیں بہت فائدہ پہنچایا ہے۔ یہ صرف کیلگری کے لئے ہی نہیں بلکہ ہماری ساری ملٹی کلچرل سوسائٹی کے لئے خوش آئند بات ہے۔ اس پر مَیں آپ سب کو مبارکباد دیتا ہوں۔

ان احباب کے علاوہ اس تقریب میں شامل ہونے

---

114 واں جلسہ سالانہ قادیان 2005 مورخہ 26-27-28 دسمبر کو منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 114 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2005 (بروز سوموار۔ منگل وار۔ بدھوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ **مجلس مشاورت** ::: اسی طرح جماعہائے احمدیہ بھارت کی 17 ویں مجلس مشاورت حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے معاً بعد مورخہ 29 دسمبر 2005ء (بروز جمعرات) کو منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للّٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

والے مہمانوں میں پانچ فیڈرل ممبران پارلیمنٹ اور تین صوبائی ممبران پارلیمنٹ بھی موجود تھے۔ علاوہ ازیں اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں پروفیسرز، ڈاکٹرز، مختلف کمیونٹی لیڈرز، زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے احباب، ریڈیو، ٹیلیویژن اور اخبارات کے نمائندے موجود تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

اس تقریب کے آخر پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ تشہد تعوذ کے بعد حضور انور نے فرمایا:

مَیں سب سے پہلے آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہماری دعوت کو قبول کیا اور اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو وقت معزز مہمانوں کو دیا گیا ہے اگر مَیں اس سے زیادہ وقت لوں تو یہ مناسب نہ ہوگا۔ اس لئے مَیں بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، جنہوں نے ہمیں اسلام کی تعلیم سے روشناس کروایا کے الفاظ پر اکتفا کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش فرمایا کہ:

''وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کے مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں''۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پیش کرنے کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ میری دعا ہے کہ لوگ اس حقیقی تعلیم کو سمجھیں اور اپنے سر خدا کے حضور جھکا دیں اور محبت اور امن کے پیغام کو ساری دنیا میں پھیلانے کے لئے کوشاں ہو جائیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس پیغام کو ساری دنیا میں پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا: مَیں سب مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہماری اس تقریب میں شرکت کے لئے اپنا وقت نکالا ہے۔ یہ ان کا ہماری جماعت کے ساتھ محبت واخوت کا اظہار ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں اس کی جزا عطا فرمائے۔ آمین

اپنے خطاب کے بعد حضور انور نے لیفٹیننٹ گورنر صوبہ البرٹا اور میئر آف کیلگری کو شیلڈ عطا کیں۔ اس پر ان دونوں معزز مہمانوں نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور حاضرین کو یہ شیلڈز دکھائیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس تقریب میں آنے والے مہمانوں کے ساتھ مارکی کے اس حصہ میں تشریف لے گئے جہاں چائے وغیرہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس موقع پر تمام مہمان فرداً فرداً حضور انور سے ملے اور اپنا تعارف کروانے کے ساتھ ساتھ حضور انور کے ساتھ تصاویر بھی بنائیں۔ مہمانوں کے ساتھ ملاقات اور گفتگو کا یہ سلسلہ نصف گھنٹہ تک جاری رہا۔

اس کے بعد حضور انور خواتین کی مارکی کی طرف تشریف لے گئے۔ سنگ بنیاد کی اس تقریب میں سات صد سے زائد کی تعداد میں خواتین شامل ہوئیں۔ ساری مارکی عورتوں اور بچیوں سے بھری ہوئی تھی اور ہر دل خوشی سے لبریز تھا۔ جونہی حضور انور مارکی میں داخل ہوئے تو خواتین نے بلند آواز سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔

سٹیج کے ایک طرف سفید لباس میں ملبوس سرخ و سبز اور زرد رنگ کے سکارف اوڑھے ہوئے بچیوں نے دعائیہ اور خیر مقدمی نغمات پیش کئے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچیوں کے پاس کھڑے ہو کر ان کے نغمات سنے۔ بچیوں نے خوبصورت انداز میں 'لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ' اور نظم 'حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی' پیش کی۔ پھر 'یا امیر المومنین اھلًا و سھلًا و مَرْحَبًا'، 'دین احمد کا جو آج سالار ہے'، 'آئے وہ دن کہ جن کی چاہت میں ہم' اور 'دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پرشور ہے' کی دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہنے کا یہ بہت پیارا منظر تھا۔ حضور انور نے اپنا مائیکروفون اپنی جیب سے نکال کر عنایت فرمایا کہ بچیوں کو دے دیا جائے تا کہ وہ اسے بھی استعمال کر سکیں۔ اس پر بچیوں کی آواز اپنے شفیق آقا کی شفقت و عنایت پا کر محبت سے اور بھی بلند اور پر جوش ہو گئی۔

حضور انور سٹیج پر رونق افروز ہوئے، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا پہلے ہی سٹیج پر موجود تھیں۔ مارکی میں موجود خواتین اور بچیاں ہاتھ ہلا ہلا کر حضور انور سے اپنے والہانہ پیار اور عقیدت کا اظہار کر رہی تھیں۔ حضور انور نے اپنے ہاتھ ہلا کر سب کو ان کے سلام اور نعروں کا جواب دیا۔

مارکی میں پچاس کے قریب مہمان خواتین بھی موجود تھیں جن میں سے بعض نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور حضور انور کی خدمت میں مبارکباد پیش کی۔

ایک سکول ٹیچر نے جب حضور انور کی خدمت میں مبارکباد پیش کی تو حضور انور نے اس سے احمدی بچوں کے متعلق پوچھا تو اس نے جواب دیا:

They are very nice and well behaved.

حضور انور نے ایک ٹیچر سے بچوں کے والدین کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا:

They are co-operative and nice.

یونیورسٹی کی بعض مہمان طالبات بھی آئی ہوئی تھیں۔ انہوں نے حضور انور کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ آج کا یہ فنکشن غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے اور Unique ہے۔

بعض مہمان خواتین پاکستان اور انڈیا سے تعلق رکھتی تھیں انہوں نے حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست کی۔

حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے بھی آنے والی مہمان خواتین سے ملاقات کی اور ان سے گفتگو فرمائی۔ لجنہ کی مارکی میں قریباً نصف گھنٹہ کے اس پروگرام کے بعد حضور انور واپس مردانہ مارکی میں تشریف لے آئے تو یہاں پر پھر بعض مہمانوں نے جو پہلے حضور انور سے نہیں مل سکے تھے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوائیں۔

کیلگری میں صوبہ البرٹا کی جس پہلی احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا ہے اس قطعہ زمین کا رقبہ قریباً چار ایکڑ ہے اور یہ قطعہ زمین کیلگری شہر کے نارتھ ایسٹ علاقہ میں ہے۔ یہاں مسجد کی تعمیر کے ساتھ مشن ہاؤس، دفاتر، گیسٹ ہاؤس، ملٹی پرپز ہال اور دیگر سہولیات بھی اس کمپلیکس میں شامل ہیں۔

آج موسم ابر آلود تھا۔ ابر رحمت برس رہا تھا۔ اس برستے ہوئے ابر رحمت میں احمدی احباب مرد و خواتین، بچے بوڑھے اور سب مہمان جوق در جوق پہنچے تھے اور حاضری توقع سے بہت بڑھ گئی۔

ایک روز قبل امیر صاحب کینیڈا نے حضور انور کی خدمت میں بارش کی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے دعا کی خصوصی درخواست کی تھی جس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ موسم بھی خدا کا ہے اور جس گھر کی تعمیر کے لئے ہم جا رہے ہیں وہ بھی خدا کا ہے۔ اللہ خود انتظام فرمائے گا۔

پھر اللہ نے ایسا بابرکت انتظام فرمایا کہ اس کی رحمت کی بارش کے سایہ تلے جو پھوار کی صورت میں برس رہی تھی تمام احباب اور مہمان کثرت سے آئے اور ساری تقریب نہایت عمدہ رنگ میں انجام پائی۔ ہر احمدی کا دل خدا تعالیٰ کے اس سلوک پر حمد باری تعالیٰ سے معمور تھا۔

ساڑھے بارہ بجے کے قریب جونہی اس تقریب سے فارغ ہو کر حضور انور یہاں سے روانہ ہوئے تو شدید موسلا دھار بارش شروع ہو گئی جو پھر بعد از سہ پہر تک جاری رہی۔ یوں لگتا تھا کہ خدا تعالیٰ نے حکماً اس کو نہ برسنے سے روکا ہوا تھا ورنہ شدید موسلا دھار بارش کی پیشگوئی تو صبح سے ہی تھی۔ بلکہ ایک دن پہلے سے ہی یہ سلسلہ جاری تھا۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم۔

دوپہر کے کھانے کا انتظام صدر صاحب جماعت کیلگری مکرم سلمان خالد صاحب نے اپنے گھر کیا ہوا تھا۔ پونے ایک بجے حضور انور ان کے گھر تشریف لائے اور کھانا تناول فرمایا۔ پونے دو بجے حضور انور یہاں سے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

سوا پانچ بجے حضور انور نے Recreation Centre تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم امیر صاحب کینیڈا نے طاہر احمد صاحب ولد چوہدری عبد الباری صاحب اور فائزہ ملک صاحبہ بنت ڈاکٹر ملک مجیب الرحمٰن صاحب کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ حضور انور اس دوران تشریف فرما رہے۔

تقریب آمین

اس کے بعد تقریب آمین ہوئی جس میں 13 بچوں اور 15 بچیوں سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور ساتھ ساتھ بچوں کو نصیحت فرمائی کہ روزانہ باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کیا کریں۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

چلڈرن کلاس

چھ بجے چلڈرن کلاس شروع ہوئی۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس کلاس میں واقفین نو بچے کتنے ہیں؟ اس پر واقفین نو بچوں نے ہاتھ کھڑا کیا۔ حضور انور نے فرمایا زیادہ تعداد واقفین نو بچوں کی ہے۔

کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم وسیم احمد نے کی۔ اس کا اردو ترجمہ عزیزم عاصم محمود چوہدری نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزم لبیب احمد جنود نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام میں سے نظم 'ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے' خوش الحانی سے پڑھی۔ حضور انور نے فرمایا: 'اچھا پڑھا ہے'۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اردو میں لکھا ہوا پڑھا ہے یا انگریزی میں۔ اس پر بچے نے جواب دیا: 'اردو میں لکھا ہوا پڑھا ہے'۔ حضور نے فرمایا: 'آپ کو اردو پڑھنی آتی ہے؟'۔ بچے نے جواب دیا: جی ہاں۔ اس پر حضور انور نے خوشی کا اظہار فرمایا۔

اس کے بعد عزیزم باسل احمد طاہر نے 'حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے پیار' کے عنوان پر تقریر کی۔ بعد ازاں عزیزم قاسم ریاض نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے قصیدہ ''یا عین فیض اللہ والعرفان'' میں سے چند منتخب اشعار ترنم کے ساتھ پڑھ کر سنائے جس کا بعد میں اردو ترجمہ عزیزم فیضان احمد نے پیش کیا۔

حضور انور نے بچوں سے دریافت فرمایا: 'کیا آپ کو اس قصیدہ کے مضمون کی سمجھ آئی ہے؟'۔ حضور انور نے بچوں کو نصیحت فرمائی کہ جو بھی مضمون پیش کیا جا رہا ہے اس کو سمجھا کریں۔

اس کے بعد عزیزم تحسین احمد نے ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم'' کے موضوع پر تقریر کی۔ حضور انور نے اس بچہ سے دریافت فرمایا کہ تقریر کس نے تیار کر کے دی ہے۔ بچہ نے جواب دیا کہ میری والدہ نے تیار کر کے دی ہے۔ اس پر فرمایا: 'آپ کی اچھی ٹریننگ ہو رہی ہے'۔

بعد ازاں پانچ بچوں کے ایک گروپ نے کورس کی شکل میں نعت 'حضرت سیّد ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم' خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ چونکہ یہ نعت بہت سے اشعار پر مشتمل ہے اور لمبی ہے۔ بچوں نے چند اشعار منتخب کئے تھے۔ جب بچے یہ اشعار پڑھ چکے تو حضور انور نے ازراہ شفقت فرمایا: 'مزا آ رہا تھا تو تم نے ختم کر دیا'۔

اس نعت کے بعد عزیزہ صباحت راجپوت نے 'خلافت احمدیہ' کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کلاس کے آخری پروگرام میں عزیز باسل احمد طاہر، شاہنواز احمد ورک اور ساجد محمود چوہدری نے 'جامعہ احمدیہ' کے بارہ میں ایک پروگرام پیش کیا۔ اس پروگرام میں جامعہ احمدیہ کی ابتدائی تاریخ کے علاوہ قادیان، ربوہ اور دیگر ممالک میں جامعہ کا تعارف کروایا گیا اور جامعہ احمدیہ کینیڈا کے بارہ میں تفصیلی معلومات دی گئیں اور اس پروگرام کے دوران مختلف مواقع کی تصاویر پیش کی گئیں۔ ان تصاویر میں سے بعض تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے پروگراموں کی تصاویر تھیں۔ اس پر حضور انور نے منتظمین کو ہدایت فرمائی کہ جو پروگرام پیش کیا جا رہا ہو تصاویر بھی اسی کے مطابق ہونی چاہئیں۔

ناصرات کی کلاس

کلاس کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ نے کلاس میں شامل ہونے والے 74 بچوں کو ٹوپیاں عنایت فرمائیں اور بچوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائیں۔ چھ بج کر پچاس منٹ پر یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔

اس کے بعد چھ بج کر پچپن منٹ پر ناصرات کی کلاس شروع ہوئی۔ کلاس کے پروگرام کا آغاز عزیزہ عاصمہ عارف کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کا اردو ترجمہ عزیزہ عریشہ سلمان نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ فریال جنود نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کا نعتیہ کلام 'بدرگاہ ذی شان خیر الانام' خوش الحانی نے پیش کیا۔ اس پر حضور نے فرمایا: 'اچھا پڑھ دیا ہے۔ نظم کے لئے تمہیں ٹھیک چنا ہے'۔

بعد ازاں عزیزہ حرا باسط نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مع ترجمہ و تشریح پیش کی جس کے بعد عزیزہ فائزہ ابراہیم نے 'والدین کی اطاعت اور فرمانبرداری' کے عنوان پر تقریر کی۔ حضور انور نے تمام بچیوں سے دریافت فرمایا کہ تم سب والدین کی اطاعت، فرمانبرداری کرتی ہو۔ اس پر بچیوں نے بیک زبان جواب دیا: 'حضور ہم فرمانبرداری کرتی ہیں'۔

اس کے بعد عزیزہ رمزہ خان نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ 'یا عین فیض اللہ والعرفان' سے منتخب اشعار پڑھ کر سنائے۔ بعد میں ان اشعار کا اردو ترجمہ عزیزہ ملیحہ رفیق نے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزہ فرخندہ محمود نے 'حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم' کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد بچیوں کے ایک گروپ نے حضرت مصلح موعودؓ کے منظوم کلام میں سے نظم ''ہے دست قبلہ نما لا الٰہ الا اللہ'' پیش کی۔ جس کے بعد عزیزہ عروشہ خان نے 'اردو زبان کی اہمیت' پر تقریر کی۔

اس کلاس کے آخری پروگرام میں عزیزہ امۃ النور اور عزیزہ انعم امجد نے صوبہ البرٹا کے شہر کیلگری کے بارہ میں ایک پروگرام پیش کیا۔ اور ایک بڑی سکرین پر تصاویر کے ذریعہ اس

شہر کا تعارف کروایا گیا۔ اس شہر کیلگری (Calgary) کے معنی ہیں 'صاف شفاف پانی'۔ چونکہ اس شہر کا پانی بہت صاف اور شفاف ہے اسی وجہ سے اس کا نام کیلگری پڑا ہے۔

اس کلاس کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کلاس میں شامل ہونے والی 66 بچیوں کو حجاب عنایت فرمائے اور بچیوں میں چاکلیٹ بھی تقسیم فرمائیں۔ ساڑھے سات بجے یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے آئے۔ جہاں پونے آٹھ بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جورات پونے دس بجے تک جاری رہیں۔ اس دوران کیلگری جماعت کی 36 فیملیز کے 177 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بھی بنوائیں۔

ساڑھے دس بجے حضور انور نے Recreation Centre تشریف لے جا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

19 / جون 2005ء بروز اتوار:

صبح چار بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز سنٹر میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ کل کی تقریب کے موقع پر مَیں مسجد کے نام کا اعلان کرنا بھول گیا تھا۔ اس مسجد کا نام 'مسجد بیت النور' رکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس میں عبادت کرنے والوں اور اس کی تعمیر میں حصہ لینے والوں کے دل نور سے بھر دے اور یہ مسجد دوسروں کے لئے بھی نور اور ہدایت کا ذریعہ بنے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ آج پروگرام کے مطابق کیلگری سے ایڈمنٹن (Edmonton) کے لئے روانگی تھی۔ کیلگری سے ایڈمنٹن کا فاصلہ 280 کلومیٹر ہے۔

ایڈمنٹن کے لئے روانگی

صبح دس بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ پروگرام کے مطابق MTA کی ٹیم، لوکل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کیلگری، مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کیلگری، حفاظت خاص اور شعبہ ضیافت کی ٹیم نے علیحدہ علیحدہ حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔

اس کے بعد حضور نے دعا کروائی۔ اس موقع پر احباب جماعت کیلگری مرد، عورتیں، بچے، بوڑھے بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھے سبھی نے حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے اپنے ہاتھ بلند کئے ہوئے تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو بلند آواز سے السلام علیکم کہا اور ایڈمنٹن کے لئے روانہ ہوئے۔ ان الوداعی لمحات میں بھی ان لوگوں کی طرف سے اپنے پیارے آقا سے عقیدت ومحبت کا اظہار ان آنسوؤں سے ہو رہا تھا جو ان کی آنکھوں میں اُمڈ آئے تھے۔ حضور انور کی گاڑی آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اس ایریا سے باہر نکلی اور اس دوران یہ لوگ مسلسل اپنے ہاتھ ہلاتے رہے۔

ایڈمنٹن میں ورود مسعود

قریباً تین گھنٹے کے سفر کے بعد دوپہر ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ احمدیہ مشن ہاؤس ''بیت الہادی'' ایڈمنٹن پہنچے۔ جہاں مقامی جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کا والہانہ استقبال کیا۔ بچوں نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے۔ مجلس عاملہ ایڈمنٹن اور دیگر جماعتی عہدیداران نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اس موقع پر بچیاں خوبصورت لباس میں ملبوس انتہائی منظم طریق سے خیر مقدمی گیت پیش کر رہی تھیں۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے خواتین کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے نعرے بلند کر کے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور زیارت کا شرف حاصل کیا۔

ایڈمنٹن میں حضور انور کی رہائش کا انتظام مشن ہاؤس میں ہی کیا گیا تھا۔

دو بجے حضور انور نے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے مسجد کی تعمیر کے لئے جو زمین حاصل کی گئی ہے اس کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ یہاں سے کتنے فاصلہ پر ہے۔ حضور انور نے مشن ہاؤس کے بعض حصے دیکھے اور پھر اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

ایڈمنٹن (Edmonton) کا یہ مشن ہاؤس 'بیت الہادی' شہر کے وسط میں ہے۔ مشن ہاؤس کے لئے یہ عمارت 1997ء میں خریدی گئی تھی۔ اس کے ایک بڑے ہال میں تین صد مرد احباب کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہے جب کہ خواتین کے ہال میں ڈیڑھ صد خواتین نماز ادا کرسکتی ہیں۔ اس کے علاوہ ایک بڑا ہال جنرل میٹنگز اور دوسرے مختلف کاموں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ دفاتر اور رہائشی حصہ اس کے علاوہ ہیں۔

ایڈمنٹن کا شہر صوبہ البرٹا (Alberta) کا صدر مقام ہے۔ اس شہر کی خصوصیت یہ ہے کہ دنیا کا سب سے بڑا شاپنگ سنٹر "West Edmonton Mall" اس شہر میں ہے۔

فیملی ملاقاتیں

ساڑھے پانچ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اس کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو پونے دس بجے تک جاری رہیں۔ اس دوران ایڈمنٹن جماعت کے 80 خاندانوں کے 304 افراد نے حضور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جماعت ایڈمنٹن کا یہ پہلا دورہ ہے۔ ملاقات کرنے والوں میں ایک بڑی تعداد ان لوگوں کی تھی جو پہلی مرتبہ حضور انور سے مل رہے تھے۔ بلکہ نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد کسی بھی خلیفۃ المسیح سے پہلی مرتبہ مل رہی تھی۔ یہ سب لوگ بے حد خوش اور مسرور تھے۔ انہوں نے اپنی زندگیوں میں پہلی مرتبہ خلیفۃ المسیح کو اپنے سامنے دیکھا تھا اور پہلی مرتبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت پا رہے تھے۔ سبھی اپنی اس خوش نصیبی پر رشک کرتے تھے۔ ملاقات کرنے کے بعد جہاں خوشی ومسرت سے ایک دوسرے سے اس کا ذکر کرتے وہاں بات کرتے وقت فرط محبت سے ان کی آنکھوں میں آنسو بھی آجاتے۔ آج ان کے نصیب جاگ اٹھے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ لمبا فاصلہ طے کرنے کے بعد ان کے پاس پہنچے تھے۔ ہر دل خوشی سے معمور تھا۔ اللہ یہ دن ان کے لئے بہت مبارک فرمائے اور اس دورہ کی برکتیں ہمیشہ کے لئے ان کی زندگی کا حصہ بن جائیں۔ آمین

ساڑھے دس بجے حضور انور نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے قافلہ کے ساتھ کچھ دیر کے لئے کار پر شہر کے مختلف حصوں کی سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ ایڈمنٹن کا شہر بہت خوبصورت ہے اور رات کی روشنیوں میں اس کا حسن دوبالا ہو جاتا ہے۔ کچھ دیر کی سیر کے بعد حضور واپس مشن ہاؤس تشریف لے آئے۔

20 / جون 2005ء بروز سوموار:

چار بجکر بیس منٹ پر نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 'بیت الہادی' ایڈمنٹن میں پڑھائی۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ آج پروگرام کے مطابق براستہ Lloyd Minister سسکاٹون (Saskatoon) کے لئے روانگی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ صبح سوا دس بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ مشن ہاؤس کے باہر کے لان میں احباب جماعت ایڈمنٹن حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے جمع تھے۔ خواتین اپنی مارکی میں موجود تھیں۔ حضور انور مارکی میں تشریف لے گئے اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ روانگی کے وقت بچیوں نے دعائیہ نظمیں پڑھیں۔ احباب جماعت نے نعرے بلند کئے۔ حضور انور نے دعا کروائی اور دس بج کر بیس منٹ پر یہاں سے Lloyd Minister کے لئے روانگی ہوئی۔

دس منٹ کے سفر کے بعد راستہ میں رُک کر حضور انور نے اس زمین کا معائنہ فرمایا جو جماعت احمدیہ ایڈمنٹن نے اپنی مسجد کی تعمیر کے لئے حاصل کی ہے۔ 133 ایکڑ کا یہ قطعہ زمین شہر کی حدود کے اندر ہے اور اس کے قریب سے مین ہائی وے گزرتی ہے۔ حضور انور نے صدر صاحب جماعت ایڈمنٹن کو ہدایت فرمائی کہ یہ پلاٹ خالی پڑا ہے اس کو اپنے استعمال میں لائیں، اس کو ڈیویلپ کریں۔ حضور انور نے قائد خدام الاحمدیہ ایڈمنٹن کو ہدایت فرمائی کہ ہمارا مشن ہاؤس کا سارا علاقہ اور شہر صاف ستھرا ہے۔ خدام الاحمدیہ اس زمین پر وقار عمل کے پروگرام بنائے۔ یہاں کچھ حصہ کا انتخاب کر کے پھول لگائیں، پھلدار پودے وغیرہ لگائیں اور اس کو ڈویلپ کریں۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور یہاں سے دس بج کر پچاس منٹ پر آگے روانگی ہوئی۔

Lloyd Minister میں ورود

ایک بج کر بیس منٹ پر حضور انور Lloyd Minister پہنچے۔ یہاں مختصر قیام کے دوران نماز ظہر وعصر، دوپہر کے کھانے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام تھا۔

یہاں حضور کے قیام کا انتظام مرزا اختر احمد صاحب کے گھر کیا گیا تھا۔ موصوف مرزا اکرام احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ لائیڈ منسٹر کے داماد ہیں۔ اس شہر میں ہماری چند گھرانوں پر مشتمل جماعت ہے جن کا تعلق ایک ہی فیملی سے ہے۔ اس طرح 9 فیملیز پر مشتمل ایک بڑا خاندان اس شہر میں آباد ہے۔

لائیڈ منسٹر شہر کی یہ خصوصیت ہے کہ اس شہر کا نصف صوبہ البرٹا (Alberta) اور نصف صوبہ Sasketchewan میں ہے۔ اس علاقہ میں بڑی کثرت سے تیل کے کنویں ہیں۔

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کا انتظام ایک ہوٹل Best Westem Wayside Inn میں ایک ہال حاصل کر کے کیا گیا تھا۔ پونے دو بجے حضور انور نمازوں کی ادائیگی کے بعد تشریف لائے جہاں اس جماعت کے احباب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور بچیوں نے پھول نچھاور کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے جہاں حضور نے دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔

پونے چار بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو سوا چار بجے تک جاری رہیں۔ اس دوران 9 فیملیز کے 29 ممبران نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ بعد میں ان تمام فیملیز نے حضور انور کے ساتھ اکٹھی تصویر بھی بنوائی۔ ان سب کا تعلق ایک ہی خاندان سے ہے۔ یہاں سے پانچ بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سسکاٹون کے لئے روانہ ہوئے۔

مسجد کے لئے خریدے گئے پلاٹ کا معائنہ

لائیڈ منسٹر جماعت نے ایک ہفتہ قبل مسجد کی تعمیر کے لئے دو ایکڑ کا ایک پلاٹ خریدا ہے۔ یہ پلاٹ شہر کی حدود کے اندر ہے۔ حضور انور نے اس کا معائنہ فرمایا اور دعا کروائی۔ جماعت کے ایک مخلص نوجوان مرزا اختر احمد صاحب کو یہ پلاٹ خرید کر جماعت کو پیش کرنے کی توفیق ملی ہے۔ اب انہوں نے اس پر مسجد تعمیر کرنے کا بھی وعدہ کیا ہے۔ جس پر حضور انور نے فرمایا: جماعت کے باقی ممبران بھی مسجد کی تعمیر میں اپنا حصہ ڈالیں۔ اس کے بعد آگے سسکاٹون کے لئے سفر جاری رہا۔

سسکاٹون میں ورود مسعود

شام آٹھ بج کر پندرہ منٹ پر حضور انور [illegible] سسکاٹون پہنچے۔ یہاں حضور کا قیام مکرم چوہدری احسان الٰہی صاحب صدر جماعت سسکاٹون کے گھر تھا۔ یہاں صدر جماعت سسکاٹون اور دیگر جماعتی عہدیداران نے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

جماعت احمدیہ سسکاٹون نے اپنی مسجد کی تعمیر کے لئے 16 ایکڑ کا ایک قطعہ زمین 1988ء میں شہر کی حدود کے ساتھ خریدا تھا۔ آٹھ بج کر پچاس منٹ پر حضور اس قطعہ زمین کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ اسی قطعہ زمین پر جماعت احمدیہ سسکاٹون کے تمام احباب مرد وخواتین بچے بوڑھے حضور انور کے استقبال کے لئے جمع تھے۔ جونہی حضور انور کی گاڑی یہاں پہنچی احباب نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا۔ بچیوں نے خیر مقدمی نظمیں پیش کیں۔ یہاں مجلس عاملہ سسکاٹون کے ممبران نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

حضور انور سٹیج پر تشریف لائے اور صدر جماعت سسکاٹون اور دوسرے منتظمین سے اس زمین کے بارہ میں مختلف امور دریافت فرمائے اور نقشہ جات دیکھے۔

حضور انور نے یہاں کے احباب جماعت کے کام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ یہاں بعض احباب کے فارمز ہیں جس پر تین دوست آگے آئے اور اپنے فارمز کے بارہ میں حضور انور کو تفصیل بتائی۔ حضور انور نے اس تعلق میں ان سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ آخر پر حضور نے دعا کروائی اور نو بج کر دس منٹ پر واپس اپنی رہائشگاہ تشریف لے آئے جہاں حضور انور نے کچھ وقت کے لئے رہائش گاہ سے باہر کے علاقہ میں پیدل سیر کی۔

دس بجے حضور انور مغرب وعشاء کی نمازوں کی ادائیگی کے لئے احمدیہ مشن ہاؤس سسکاٹون روانہ ہوئے۔ جہاں سوا دس بجے حضور انور نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے سسکاٹون میں تعمیر کی جانے والی پہلی احمدیہ مسجد کے نقشہ جات اور منصوبہ ملاحظہ فرمایا اور اس بارہ میں صدر صاحب جماعت سے مختلف امور دریافت فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔ نئی مسجد کی تعمیر کے ساتھ یہاں مشن ہاؤس، دفاتر، گیسٹ ہاؤس اور رہائشی حصہ بھی تعمیر کیا جائے گا۔

جماعت کا موجودہ مشن ہاؤس 1996ء میں خریدا گیا تھا۔ اس میں دو ہال ہیں۔ ایک ہال میں مردوں کے لئے جبکہ دوسرے میں خواتین کے نماز پڑھنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ لائبریری اور دفتر کی سہولت بھی موجود ہے۔

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی اور نئی تعمیر ہونے والی مسجد کے نقشہ جات ملاحظہ فرمانے کے بعد حضور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

مضامین رپورٹیں اور اعلانات وغیرہ کے لئے ایڈیٹر بدر اور مالی امور سے متعلق خط و کتابت مینجر بدر کے نام کیا کریں

بقیہ صفحہ (1)

ملی ہے۔ دوران سال تین نئے ممالک میں جماعت احمدیہ کا پودا لگا ہے۔

پورانی بیعتوں سے رابطے:

حضور انور نے فرمایا کہ میں نے پورانی بیعتوں سے رابطے کی تحریک کی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس تعلق میں بھی بہت حد تک کام ہوا ہے ان میں سے جرمنی کو توجہ دلائی گئی تھی کہ وہ بھی اپنے رابطوں کو زندہ کریں چنانچہ جرمنی جماعت کے ذریعہ آزربائیجان، میسیڈونیا وغیرہ میں اچھا کام ہوا ہے۔ آزربائیجان میں مزید 14 اور میسیڈونیا میں 350 بیعتیں ہوئی ہیں۔ چونکہ یہ غریب ملک ہے اس لئے یہاں میڈیکل کیمپ بھی لگائے گئے ہیں۔ اسی طرح سالومن آئی لینڈ میں بھی رابطے استوار کئے گئے ہیں۔ یہ مشن طوالو کے ذریعہ 1988 میں قائم ہوا تھا۔ اسی طرح آسٹریلیا کے سپرد نیو کیلیڈونیا کا علاقہ کیا گیا تھا۔ گی آنا کے مبلغ کو وینز ویلا بھجوایا گیا تھا۔ الحمد للہ کہ ان سب جگہوں پر دوبارہ رابطے استوار ہوئے ہیں۔ اور بعض جگہوں پر نومبائعین نے بتایا کہ وہ ہمارے مبلغ اور داعی الی اللہ کے منتظر تھے۔ حضور انور نے تمام دنیا کے احمدیوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ پورانی بیعتوں کو سنبھالنے کی بہت ضرورت ہے۔

ملک وار جماعتوں کا قیام:

فرمایا دنیا بھر میں پاکسان کے علاوہ 488 جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ 497 مقامات پر جماعت کا پودا لگا ہے اس طرح اس سال مجموعی طور پر 985 نئی جماعتوں کا قیام ہوا ہے۔ گزشتہ سال یہ تعداد 542 تھی۔ جماعتوں کے قیام کے لحاظ سے ہندوستان سرفہرست ہے جہاں 132 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔

نئی مساجد:

اسال پوری دنیا میں 184 نئی مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے۔ جبکہ 135 بنی بنائی مساجد اللہ نے جماعت کو نمازیوں سمیت عطا فرمائی ہے۔ گزشتہ سال 74 نئی مساجد تعمیر کی گئی تھیں جبکہ 18 بنی بنائی اللہ نے عطا فرمائی تھی۔ فرمایا گزشتہ سال کی نسبت یہ تعداد اللہ کے فضل سے دوگنی ہے۔ فرمایا 1984 سے اب تک اللہ تعالیٰ نے جماعت کو 13776 مساجد عطا فرمائیں۔ 1984 کے بعد پاکستان میں جبکہ جماعت کی چند مساجد کو توڑ دیا گیا تھا اس کے مقابل پر اللہ نے ہزاروں مسجدیں پوری دنیا میں جماعت کو عطا فرمادی ہیں۔ اس میں خاص بات یہ ہے کہ ان میں سے 11695 مساجد ایسی ہیں جو اماموں اور مقتدیوں سمیت اللہ نے عطا فرمائی ہیں۔ حضور اقدس نے بعض ممالک میں مساجد کی تفصیل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ امریکہ میں اب تک مساجد کی تعداد 16 ہے۔ جرمنی میں 100 مساجد کی تعمیر کے منصوبے کے تحت اب تک 5 مساجد مکمل ہوگئی ہیں۔ اور 2 مساجد زیر تعمیر ہیں۔ برطانیہ میں دوران سال مسجد دارالبرکات برمنگھم کا افتتاح ہوا اسی طرح بریڈفورڈ اور ہارٹلے پول میں مساجد کی سنگ بنیاد رکھی گئی۔ ہندوستان میں اس سال 45 مساجد کا اضافہ ہوا۔ بنگلہ دیش میں 3- اس طرح یہاں کل 92 مساجد ہوگئی ہیں۔ انڈونیشیا میں اس سال 10 نئی مساجد کی تعمیر کے ساتھ کل 377 مساجد ہیں۔ نائیجیریا میں 23 نئی مساجد کے ساتھ کل تعداد 660 ہوگئی ہے۔ سیرالیون میں 62، سینیگال میں 88 گیمبیا میں 85 میڈغاسکر میں 6 کینیا میں 56 تنزانیہ میں 47 بورکینا فاسو میں 33 بینن میں 230 نائیجر نیا ملک ہے یہاں پر دوسری مسجد کی تعمیر کی اللہ توفیق عطا فرمارہا ہے۔ مالی میں پہلی مسجد زیر تعمیر ہے۔ سپین میں دوسری مسجد کی تعمیر کا منصوبہ مکمل ہو چکا ہے اس کے لئے 2800 مربع میٹر جگہ خرید لی گئی ہے اس میں 200 مربع میٹر تعمیر شدہ ہے۔ پرتگال میں مسجد کے لئے زمین خریدنے کی کاروائی ہورہی ہے۔

تبلیغی مراکز:

اسال 189 تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے اس طرح دنیا میں اب تک 85 ممالک میں 1587 تبلیغی مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ ہندوستان اس میں سرفہرست ہے جہاں 669 تبلیغی مراکز ہیں۔ انڈونیشیا میں 18 نئے مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ حضور انور نے انڈونیشیا کی حالیہ مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اگر انڈونیشیا میں مخالفت جاری رہی اور حکومت نے فساد کرنے والوں کا ساتھ دیا تو اس ملک کا بھی پاکستان والا حال ہوگا۔ فرمایا اچھا بھلا ملک ہے ترقی کی طرف قدم بڑھا رہا ہے اگر اس نے احمدیت کی مخالفت مول لی تو نہ صرف ان کی ترقی کی رفتار ختم ہو جائے گی بلکہ پاکستان والا حال ہو جائے گا۔

فرمایا امریکہ میں 4 نئے مراکز کا اضافہ ہوا ہے اس طرح یہاں کل تعداد 40 ہوگئی ہے۔

قرآن کریم واسلامی کتب کے تراجم:

گزشتہ سال تک 58 زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع ہو چکے تھے جبکہ اسال دو تراجم کے اضافے کے ساتھ یہ تعداد 60 ہوگئی ہے۔ ان میں سے ایک ماریشس کی زبان تـریـو اور ازبک زبان شامل ہے۔ اسی طرح سنڈانی زبان میں جو انڈونیشیا کی زبان ہے قرآن کریم کے تفسیری نوٹ کی چوتھی جلد سورہ انفال تا سورہ یونس شائع ہو چکی ہے۔

حضور اقدس نے مختلف زبانوں میں کتب اور فولڈر کی اشاعت کے سلسلہ میں فرمایا کہ گزشتہ سال 18 زبانوں میں 58 کتب اور فولڈر شائع کرائے گئے 53 زبانوں میں 'اسلامی اصول کی فلاسفی' شائع ہو چکی ہے۔ 9 زبانوں میں رسالہ 'الوصیت' کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے جبکہ 21 زبانوں میں یہ کام جاری ہے۔ حضور اقدس نے فرمایا کہ آپ کے خطابات بعنوان 'شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں' کا انگریزی ترجمہ ہوگیا ہے اسی طرح فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ''اسلام رسپونس ٹو کنٹمپرری ایشوز'' کا فرنچ ترجمہ ہوگیا ہے ایک عیسائی پروفیسر باقاعدہ کالج میں اس کتاب کا لیکچر دیتے ہیں اور طالبعلموں کے لئے اس کو لازمی قرار دے دیا گیا ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو عربی زبان میں طبع کروانے کے پروگرام کے تحت 'استفتاء' کا عربی ترجمہ شائع ہوگیا ہے اسی طرح رسالہ 'الوصیت' کا عربی ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے White Paper کے جواب میں دیئے گئے خطبات کا عربی زبان میں ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ اسی طرح ''کرسچینٹی فروم فیکٹس ٹو فکشن'' کا عربی ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ ازہر یونیورسٹی کے مفتی نے جماعت سے رابطہ کیا تھا اور جماعت کے تعارف اور تعلیمات پر مشتمل ان کو ایک دستاویز بھیجی گئی تھی جواب بعنوان ''اَلْجماعَۃُ الْاِسْلامیۃُ الْاَحْمدیۃُ'' شائع ہو چکی ہے۔

''نظام نو'' حضرت مصلح موعودؓ کا لیکچر بعنوان 'نیو ورلڈ آرڈر' انگریزی میں شائع ہو چکا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ''نشان آسمانی'' کا انگریزی میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ ''اسلام رسپونس ٹو کنٹمپرری ایشوز'' بعنوان ''اسلام میں عصر حاضر کے مسائل'' شائع ہو چکا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہومیوپیتھی کتاب کا ترجمہ انگریزی میں ہو چکا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب ''اسلام میں ارتداد کی سزا کی حقیقت'' انگریزی زبان میں شائع ہو چکی ہے۔

حضور انور نے فرمایا گزشتہ سال میں نے طاہر فاؤنڈیشن کے قیام کا اعلان کیا تھا چنانچہ اس کے تحت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے 1982 تا 1984 کے خطبات شائع کئے جاچکے ہیں۔ روحانی خزائن کی سی ڈی مکمل طور پر تیار ہو چکی ہے اسال 15 مختلف زبانوں میں کل 288 کتب 9 لاکھ 71 ہزار کی تعداد میں شائع ہو چکے ہیں۔ حضور انور نے احباب جماعت کو انگریزی رسالہ ''ریویو آف ریلیجنز'' اور عربی رسالہ ''اَلتَّقویٰ'' کی خریداری کے اضافہ کی طرف توجہ دلائی۔

نمائش:

فرمایا اس سال دنیا بھر میں تبلیغی کتب اور جماعتی فوٹوز وغیرہ پر مشتمل 257 نمائشیں لگائی گئیں جس سے اندازاً 5 لاکھ افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔

بک سٹال:

2755 بک سٹال اور بک فیئرز میں جماعت نے حصہ لیا جس سے اندازاً 19 لاکھ افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔

رقیم پریس:

فرمایا رقیم پریس کا سنٹر اسلام آباد لندن میں ہے جس کے تحت چھ افریقن ممالک میں برانچز کھولی گئی ہیں جس میں گھانا، تنزانیہ، نائیجیریا، سیرالیون، آئیوری کوسٹ اور گیمبیا شامل ہیں لندن پریس سے دو لاکھ گیارہ ہزار کی تعداد میں کتب اور فولڈر طبع ہوئے جبکہ ان ممالک سے 32500 کی تعداد میں کتب اور فولڈر کی طباعت ہوئی۔ ان میں نائیجیریا کا پریس سب سے اچھا کام کر رہا ہے۔

عربی ڈیسک:

اس ڈیسک کے تحت 44 مختلف پمفلٹ اور 9 نئی کتب شائع ہوئیں۔ 7 پر نظر ثانی ہورہی ہے۔ 13 کتب اور پمفلٹ انٹرنیٹ پر دیئے گئے۔ عربی زبان میں جماعت کی ویب سائٹ جماعت کبابیر نے تیار کی ہے۔

فرنچ ڈیسک:

فرنچ ترجمہ قرآن کریم پر نظر ثانی ہورہی ہے۔ لقاء مع العرب کے 299 پروگرام اس ڈیسک نے تیار کئے۔ اور ترجمۃ القرآن کی 75 کلاسیں، جبکہ ہر ہفتے خطبات کا ترجمہ ہو رہا ہے۔ اسی طرح حضور نے بنگلہ ڈیسک اور چینی ڈیسک کی تفاصیل بھی بیان فرمائیں۔

مجلس نصرت جہاں:

افریقہ کے 12 ممالک میں مجلس نصرت جہاں کے تحت 37 ہسپتال اور کلینک موجود ہیں۔ 465 ہائر سیکنڈری اور جونیئر سکول کام کر رہے ہیں۔ فرمایا فرنچ ممالک میں بھی اب سکول شروع کئے جارہے ہیں۔

پریس اینڈ پبلیکیشن:

اس کے تحت حضور انور نے محترم چوہدری رشید احمد صاحب انٹرنیشنل پریس سیکرٹری لندن کے ذریعہ عالمی اخبارات اور انٹرنیٹ میڈیا میں انکے احسن رابطے کا تعریفی الفاظ میں ذکر فرمایا۔

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ:

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے دوروں کی وجہ سے مختلف ملکوں سے بھی اب براہ راست ایم ٹی اے کے پروگرام نشر ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ فرمایا اب یہاں مرکزی طور پر ایم ٹی اے کے لئے 99 مرد اور 39 خواتین رضا کارانہ خدمت بجالا رہی ہیں۔ ایم ٹی اے کے علاوہ مختلف ممالک کے ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر سال بھی نشر ہونے والے پروگراموں کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اسال مختلف ملکوں میں 1086 پروگرام 805 گھنٹے کے نشر ہوئے۔ ایک اندازے کے مطابق یہ پروگرام 7 کروڑ سے زائد افراد نے دیکھے اور سنے۔ حضور انور نے فرمایا بورکینا فاسو میں جماعت کا اپنا ریڈیو سٹیشن بھی قائم ہے۔

وقف نو:

فرمایا اس سال 3689 نئے واقفین شامل ہوئے ہیں اس طرح واقفین نو کی پوری دنیا میں تعداد تیس ہزار ہوگئی ہے جس میں سے 19700 لڑکے اور 10200 لڑکیاں ہیں۔

ناداروں کی امداد:

فرمایا غرباء کی امداد کے تحت دنیا بھر میں جماعت اپنے وسائل کے مطابق نہایت وسیع رنگ میں کام کر رہی ہے جن میں خاص طور پر افریقہ کے ممالک بنگلہ دیش، انڈونیشیا، انڈیا، سری لنکا شامل ہیں۔ گزشتہ

سال دنیا بھر میں 40 ہیلتھ کیمپ لگائے گئے افریقہ میں 3 لاکھ سے زیادہ لوگوں کی بھوک مٹانے کی کوشش کی گئی۔ اب تک 55 ممالک میں ہومیو پیتھک کلینک قائم ہو گئے ہیں جن کی تعداد 650 ہے حضور نے ربوہ پاکستان کے طاہر ہومیو پیتھک انسٹی ٹیوٹ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ گزشتہ سال اس سے ایک لاکھ دو ہزار مریضوں کا علاج ہوا۔ جس میں چالیس ہزار سے زائد غیر از جماعت مریض تھے۔ حضور نے ہومیو پیتھک کے ذریعہ معجزانہ شفا کا بھی ذکر فرمایا۔ حضور نے ''ہیومینٹی فرسٹ'' ادارے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ادارہ جو جماعت احمدیہ کے ذریعہ کام کر رہا ہے اور ایک لحاظ سے آزاد بھی ہے فرمایا سونامی زلزلہ کے موقع پر اس ادارہ نے 9 لاکھ ڈالر اکٹھا کر کے خرچ کئے جس سے انڈونیشیا بھارت سری لنکا کے ضرورتمندوں کی ضرورتیں پوری کی گئیں۔ ان مقامات پر 40 خدام نے مختلف جگہوں پر ڈیڑھ ماہ لنگر لگائے۔ 28 ہزار 500 کلوگرام سامان تقسیم کیا گیا۔ 4900 مریضوں کا علاج کیا گیا۔ انڈونیشیا میں 400 طلباء کو کتب تقسیم کی گئیں۔ مکانوں کی مرمت کرائی گئی۔ اسی طرح

سہارا ڈیزرٹ جہاں قحط سالی ہے وہاں 150 ٹن خوراک فراہم کی گئی نیز مالی میں 30 ٹن، یوگینڈا میں 10 ٹن۔ احمدی آرکیٹکٹس انجینئروں کے ذریعہ افریقہ میں مختلف مقامات پر کم قیمت پر پانی اور بجلی کی فراہمی کے کام کا پروجیکٹ چل رہا ہے۔ آئندہ ماہ ستمبر میں گھانا، بورکینا فاسو میں یہ کام شروع ہو جائے گا۔

احمدیہ ویب سائٹ:

فرمایا ایک اندازے کے مطابق 22 لاکھ لوگ احمدیہ ویب سائٹس کو ویزٹ کرتے ہیں۔

بیعتوں کی تعداد:

فرمایا امسال دو لاکھ نو ہزار سات سو ننانوے (209799) بیعتیں ہوئیں۔ جن میں نائیجیریا کے سب سے زیادہ ہیں۔ نائیجیریا میں بیعتوں کی تعداد ایک لاکھ بارہ ہزار ہے۔

نظام وصیت:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں نے گزشتہ سال تحریک کی تھی کہ ایک سال کے اندر کم از کم پندرہ ہزار احمدی آسمانی نظام وصیت میں شامل ہو جائیں۔ چنانچہ اب تک 16148 نئی درخواستیں جمع ہو گئی ہیں جن میں پاکستان سرِ فہرست ہے۔ پاکستان میں وصیت کرنے والوں کی تعداد 10200 ہے۔ اپنے بصیرت افروز خطاب کے آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ ابھی چند جمعے قبل خاکسار نے بتایا تھا کہ امسال کا جلسہ سالانہ برطانیہ اسلام آباد کی بجائے ایک کرائے کی جگہ پر منعقد ہو رہا ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ برطانیہ کو نئی جگہ خریدنے کی توفیق عطا فرمائے۔ فرمایا اللہ کے فضل سے اب یہ جگہ مل گئی ہے۔ یہ جگہ 208 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے جو 25 لاکھ پاؤنڈ پر ملی ہے اور اسلام آباد سے 11 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ اس میں دو اچھے مکان چار چار کمروں والے اور بنے بنائے شیڈ اور عمارتیں موجود ہیں جو انشاء اللہ ہمارے جلسہ کی اور دیگر ضرورتوں کو پورا کریں گی۔ فرمایا کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کے احباب اس سلسلہ میں بڑی بھاری قربانی کر رہے ہیں۔ میں باقی دنیا کی جماعتوں کو بھی تحریک کرتا ہوں کہ وہ بھی اس میں جس قدر حصہ ڈال سکتے ہیں ڈالیں۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش فرمایا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مخالفین احمدیت کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ اب یہ لوگ خود سوچ لیں کہ اس سلسلے کے برباد کرنے کے لئے انہوں نے کتنا زور لگایا ہے، جھوٹی مخبریاں کی ہیں، عوام کو جوش دلایا ہے، ہزار ہا رسالے میرے کفر اور قتل کے فتووں پر شائع کئے مگر ان تمام کوششوں کا نتیجہ بجز نامرادی کے کیا ہوا۔ ہزار ہا پرندے ہیں جو اس درخت پر آرام کر رہے ہیں۔

✿✿✿✿✿

بقیہ صفحہ	(1)

جلسہ ہوتا تھا تو اس میں کچھ حد تک ضروریات پوری کرنے کیلئے عمارتوں اور شیڈوں کا استعمال کیا جاتا تھا لیکن اس جگہ تمام انتظامات عارضی تھے اور سب موقعہ پر ہی مکمل کرنے پڑے اور پھر کھانا اسلام آباد میں پکتا تھا جو وہاں سے قریباً 11-12 کلومیٹر کے فاصلہ سے یہاں لایا جاتا تھا اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے سب کی دعاؤں کو سنا اور سب کی پردہ پوشی فرمائی اور جلسہ سالانہ اپنی تمام برکات کو سمیٹتا ہوا اپنے اختتام کو پہنچا اس پر ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کریں کم ہے اور یہ شکر ہی ہے جو اللہ کی رضا کا باعث بنتا ہے اور پھر شکر کے نتیجہ میں ہی ہم مزید اللہ کی فضلوں کے وارث بنتے ہیں پس انسان کا کام ہے کہ اللہ کی طرف جھکتے ہوئے اس کا شکر گذار بندہ بنتا چلا جائے کیونکہ انسان کو خدا کی ضرورت ہے خدا کو انسان کی کوئی ضرورت نہیں وہ تو رب العالمین ہے پس اگر محتاج ہے تو بندہ خدا کا محتاج ہے خدا تعالیٰ نہ بندوں کی تعریفوں کا محتاج ہے اور نہ بندوں کے شکر گذار ہونے کا محتاج ہے ہاں وہ اپنے بندوں کی بھلائی کیلئے چاہتا ہے کہ وہ اس کے شکر گذار ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید اگر تم میرے شکر گذار ہو گے تو میں مزید اپنے فضلوں کی بارش تم پر برساؤں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو میرے سخت عذاب کے سزاوار ٹھہرو گے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ضمن میں جلسہ سالانہ کے رضا کاران کا بھی شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے تمام عارضی انتظامات کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیا اور پھر جلسہ کے مہمانان کا بھی شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے باوجود کمی رہ جانے کے اپنے میزبانوں کو کسی طرح کا احساس نہیں ہونے دیا۔ فرمایا جلسہ کے بعد جو فیکسیں مجھے ملی ہیں اس میں بعض احباب نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے اس جلسہ کو گذشتہ سالوں کی نسبت نہایت کامیاب قرار دیا۔ فرمایا اس کامیابی میں انسانی کوششوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

حضور انور نے حکومت کا بھی شکریہ ادا کیا کہ باوجود حالات خراب ہونے کے انہوں نے نہ صرف ایک وسیع میدان جلسہ منعقد کرنے کیلئے دیا بلکہ اس میں سہولتیں بھی مہیا کیں اور باوجود اس کے قریب فوجی چھاؤنی ہونے کے پھر بھی نہایت خوش دلی سے یہ جگہ جلسہ کیلئے دے دی۔

فرمایا جو لوگ جلسہ گاہ میں بیٹھ کر جلسہ سن رہے تھے ان کو بھی خدا تعالیٰ کے انعامات کا شکریہ ادا کرنا چاہئے جو دنیا کے مختلف ملکوں میں ایم ٹی اے کے ذریعہ جلسہ کی کاروائی سن رہے تھے ان کو بھی خدا کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ایم ٹی اے کی سہولت عطا فرمائی ہے۔

پس احباب جماعت کو چاہئے کہ جلسے کے ان ایام میں جو پاک تبدیلیاں ان کے اندر پیدا ہوئی ہیں شکرانے کے طور پر ان پاک تبدیلیوں کو اپنی زندگی کا حصہ بنا لیں اور اس میں دوام اختیار کریں اس سے خدا تعالیٰ کے فضلوں کے مزید دروازے کھلتے چلے جائیں گے۔

حضور انور نے اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا جیسا کہ میں نے اپنے خطاب میں بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آئندہ جلسوں کے انعقاد کیلئے ایک نہایت باموقع اور عمدہ جگہ عطا فرمادی ہے اور میں نے اعلان کیا تھا کہ تمام دنیا کے احمدی اس میں اپنا حصہ ڈال سکتے ہیں کیونکہ وہ جگہ عملاً یو کے والوں کی نہیں ہے یہ مرکزی جلسہ ہونے کی وجہ سے سب لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں گے فرمایا احباب نے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے اللہ تعالیٰ تمام وعدہ کنندگان کو اپنے وعدے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس دفعہ جلسہ پر جو اللہ کے فضل ہوئے ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کے تعارف کے سامان پہلے سے کئی گنا بڑھ کر عطا فرمائے ہیں فرمایا امریکہ لندن آسٹریلیا کے ٹی وی چینلوں نے باقاعدہ لوائے احمدیت کی پرچم کشائی کا نظارہ دکھا کر جماعت کے سلوگن Love For All Hatred For None کو اجاگر کیا اور بتایا کہ دنیا کے سب مسلمان انتہاپسند نہیں ہیں جماعت احمدیہ مسلمانوں کی ایک امن پسند جماعت ہے جس کے لندن کے جلسہ سالانہ میں اس وقت دنیا کے مختلف ممالک سے ۳۰ ہزار سے زائد افراد جمع ہیں۔

فرمایا پس آج اگر کوئی اسلام کا علمبردار ہے تو صرف جماعت احمدیہ ہے حضور انور نے فرمایا کہ آج ہی یہ اطلاع آئی ہے کہ پاکستان میں حکومت کے کارندے ہمارے ربوہ کے پریس کو سیل کرنے آئے ہیں فرمایا یہ جتنی مرضی کوشش کر لیں کسی ایک پریس کو سیل کر کے یہ اللہ کے فضلوں کو روک نہیں سکتے ہم اللہ پر ایمان لانے والے ہیں اس کے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے ہیں اور آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کی جماعت میں شامل ہیں ہم اسلام کے سفیر ہیں اور محبت کی تعلیم کے سفیر ہیں پس ہمیں ہمیشہ شکر کے جذبات سے معمور رہ کر اعمال صالحہ بجا لانے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

سونے و چاندی انگوٹھیوں کی اعلیٰ ورائٹی
ALFAZAL JEWELLERS Rabwah
الفضل جیولرز ربوہ
الیس اللہ بکاف عبدہ
فون: 04524-211649
04524-613649
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of : All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدی بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

معاندِ احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔

اخبار بدر کی مالی و قلمی اعانت کر کے عند اللہ ماجور ہوں نیز کاروباری اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر بدر)

بقیہ صفحہ: 16

Baroness Houaway ممبر آف پارلیمنٹ Emma Nickieson وائس چیئر مین یورپین یونین، فارن افیئر ز ہیومن رائٹس ۔ Jeorge Dowson میئر رشمور ۔ ڈاکٹر پریم شرما دی فاؤنڈر آف دی کنزرویٹو فرینڈس آف انڈیا ۔ ڈیوڈ ہیمر کاؤنسلر سرے ۔ طارق چوہدری سیکرٹری پاکستان چیمبر آف کامرس ۔ پروفیسر الزابتھ ہافیڈ ممبر آف لنڈن اسمبلی ۔ مس ڈائنا ونگکم میئر ۔ میئر آف مارڈن judy Saunders ۔ مسٹر بلدیو سنگھ نمائندہ سکھ گوردوارہ کمیٹی ۔

متفرقات

1 - جلسہ گاہ کے سٹیج پر امسال رسالہ ''الوصیت'' کو ہائی لائٹ کیا گیا تھا جو حضور کے اس پیغام کی نشاندہی کررہا تھا کہ امسال دنیا بھر میں پندرہ ہزار احباب کو وصیت کے آسمانی نظام میں شامل ہونا ہے ۔ الحمدللہ کہ پندرہ ہزار سے بڑھ کر 16148 احباب صرف امسال نظام وصیت میں شامل ہوئے ۔

2 - جلسہ گاہ میں اور اس کے باہر خدمت خلق کے رضا کاران کا نہایت عمدہ انتظام تھا ۔ اگرچہ حکومت کی طرف سے پولیس کے عملہ کو بھی متعین کیا گیا تھا لیکن وہ مقامی خدام کے زیر انتظام ہی اپنا تعاون دے رہے تھے ۔

3 - امسال کی ایک خاص بات یہ رہی کہ جلسہ سے چند دن قبل اگرچہ لندن اور اس کے نواحی علاقوں میں دہشت گردوں کیطرف سے بم دھماکے اور خوف و حراس پھیلانے کی کارروائیاں کی گئی تھیں لیکن پھر بھی اللہ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ نے نہایت عمدہ رنگ میں اور پرامن ماحول میں جلسے کی روحانی کاروائی سے استفادہ کیا ۔

4 - حضور انور کیطرف سے ارشاد تھا کہ سامعین اپنی طرف سے کوئی نعرہ نہ لگائیں گے بلکہ جماعت کے زیر انتظام نعرے لگائے جائیں گے اس پر احباب جماعت نے نہایت اطاعت گزاری کے جذبہ کے ساتھ عمل کیا ۔

5 - جلسہ کے اختتام پر حضور انور اپنے خطاب کے بعد تھوڑی دیر کے لئے ڈائس کے پاس ہی کھڑے رہے اور احباب کو اجازت دی گئی کہ وہ مختلف اسلامی نعرے لگائیں ۔ افریقن احباب نے اس موقع پر اپنے روایتی انداز میں کلمہ طیبہ اور بعض نظمیں پڑھیں ۔

6 - حالانکہ اس مرتبہ عارضی انتظامات تھے لیکن پھر بھی مہمانوں کیلئے قیام و طعام اور دیگر انتظامات نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام پائے ۔

7 - امسال قادیان سے پانچ درویشان کرام نے بھی جلسہ سالانہ برطانیہ میں شرکت کی اور حضور انور سے ملاقات کی سعادت پائی ان کے اسماء یہ ہیں :- مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مہار ۔ مکرم خواجہ عبد الستار صاحب ۔ مکرم مولوی فیض احمد صاحب ۔ مکرم خواجہ احمد حسین صاحب ۔ مکرم نذیر احمد صاحب ٹیلر ۔

8 - عالمی بیعت کے وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ حسب سابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مبارک کوٹ زیب تن کئے ہوئے تشریف لائے ۔

9 - جلسہ کے ایام میں موسم خوشگوار رہا وقتاً فوقتاً تیز اور ہلکی بارش بھی اس موقع پر ہوتی رہی ۔

10 - اس عارضی جلسہ گاہ کے متعلق حضور انور نے اپنے خطاب میں احباب جماعت سے فرمایا تھا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آئندہ جلسہ سالانہ کے لئے مستقل جگہ عطا فرمائے چنانچہ ابھی یہ جلسہ ختم بھی نہیں ہوا تھا کہ اللہ نے حضرت امیر المومنین کی دعا کو شرف قبولیت عطا فرمائی اور جماعت کو 240 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ایک ایسا پلاٹ عطا فرمایا جس میں بنی بنائی عمارت بھی موجود ہے اس کی قیمت 25 لاکھ پاؤنڈ ہے ۔ اور جسکے لئے حضور انور نے احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو بھی تحریک فرمائی ہے کہ وہ بھی اس میں جس قدر حصہ ڈال سکتے ہوں ڈالیں ۔ ❁❁

بقیہ صفحہ — 2 —

نازل ہوتا دیکھیں ۔

پس جلسے کے ان دنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور دعاؤں سے حصہ پانے کیلئے ہر احمدی اھدنا الصراط المستقیم کے مضمون کو سمجھتے ہوئے اپنی تمام زندگی گذارنے کا عہد کرے ۔ حضور انور نے اپنے بصیرت افروز خطاب کے آخر پر فرمایا آج جو معاشرے میں فساد ہے خودکش حملے ہورہے ہیں ان سب سے بچنے کیلئے ہم نے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرکے ان کی اصلاح کی طرف توجہ کرنی ہے ۔

آج اگر کوئی ان فساد کو دور کرسکتا ہے اور دعاؤں سے اپنی اور دنیا کی کایا کو پلٹ سکتا ہے تو وہ صرف احمدی ہے ۔ کیونکہ ایک احمدی ہی ہے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل اللہ تعالیٰ کی ذات کا صحیح فہم اور ادراک حاصل ہے اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا گاڑ دے کیونکہ اب دنیا کی ہدایت اور امن کی ضمانت صرف یہی ایک جھنڈا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے ۔

لندن میں بم دھماکے
جماعت احمدیہ اس سے نفرت اور بیزاری کا اظہار کرتی ہے

امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ میں لندن میں انڈر گراؤنڈ ٹرینوں اور بسوں پر ہونے والے دھماکوں کی پرزور مذمت کرتے ہوئے ان میں ہلاک ہونے والوں کے لواحقین اور زخمیوں سے اظہار ہمدردی کیا ہے ۔

آپ نے کہا کہ جس گروہ یا تنظیم نے ایسا کیا ہے اگر وہ خود کو مسلمان کہتے ہیں تو انہوں نے اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے ۔ یہ چند ایک سرپھرے جو اللہ کے خوف سے بے بہرہ ہیں اور بظاہر خود کو اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں ۔ وہ رسول کریم سے محبت کا اظہار کرتے ہیں مگر یہ نہیں جانتے کہ رسول کریم صلعم تو حسن و احسان کے پیکر تھے ۔ اسلام لوگوں کو زندگی بخشنے کیلئے آیا تھا نہ کہ معصوموں کی جان لینے کیلئے ۔ ان دہشت پسندوں نے تو ظلم و بربریت کی مثال قائم کردی ہے ۔ قرآنی تعلیم کے مطابق کسی معصوم کی جان لینا انسانیت کو قتل کرنے کے مترادف ہے ۔ اور تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی کسی ملک میں یہ ظلم کا کھیل کھیلا گیا جماعت احمدیہ نے ہمیشہ اس سے نفرت کراہت اور بیزاری کا اظہار کیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور دنیا کو ان کے ظلم سے بچائے ۔

امام جماعت احمدیہ نے دنیا بھر کے احمدیوں سے اپیل کی کہ دنیا کو خدا کی طرف بلانے اور دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے انتہائی ضروری ہے کہ وہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو نہ صرف اپنے اوپر لاگو کریں اور اسے اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں بلکہ دنیا کو اس حسین تعلیم سے روشناس کرائیں ۔ (رشید احمد چوہدری انٹرنیشنل پریس سیکرٹری لندن)

مریم شادی فنڈ کی مستقل نوعیت

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے غریب اور نادار احمدی بچیوں کی بوقت شادی اپنے گھروں کو باوقار طریق پر رخصتی کیلئے جماعتی سطح پر مستقل اور مناسب حال انتظام کے مدنظر ''مریم شادی فنڈ'' کے نام سے جاری فرمودہ اپنی آخری مبارک مالی تحریک کے ضمن میں اس دلی خواہش کا اظہار فرمایا تھا ۔

''امید ہے یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جاسکے گا''

(خطبہ جمعہ مورخہ 21 فروری 2003)

صاف ظاہر ہے کہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی یہ مبارک تحریک وقتی نہیں بلکہ مستقل نوعیت کی حامل ہے جسے دوسری مستقل طوعی تحریکات ہی کی طرح جماعت کی روز افزوں ضروریات کے مطابق بتدریج مضبوط بنانے کی ضرورت ہے تا حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کا منشاء گرامی ہر دور میں تمام و کمال پورا ہوتا رہے ۔ مگر عملاً اس فنڈ میں گزشتہ سے پیوستہ سال 04-2003 کی وصولی مبلغ 6,39664 روپے کے بالمقابل گزشتہ سال یعنی 05-2004 میں ہونے والی وصولی مبلغ 1,66,558 روپے بتاتی ہے کہ شاید ہماری نظر سے اس مبارک تحریک کا یہ اہم پہلو اوجھل ہوگیا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے زیر چٹھی دفتر وکالت مال لندن VM-4244/9.4.05 تمام امراء و صدر صاحبان جماعت کو یہ خصوصی ہدایت صادر فرمائی ہے کہ :-

''مریم شادی فنڈ کی مد سے شادیوں کی امداد کیلئے بہت رقم خرچ ہورہی ہے ایسے احباب جو استطاعت رکھتے ہوں انہیں تحریک کریں کہ اس مد میں ادائیگی کریں''

سو تعمیل ارشاد حضور پرنور میں نظارت ہذا جماعت کے تمام احباب و خواتین کی خدمت میں اس بابرکت مالی تحریک کی مخلصانہ اعانت کی مستقل ذمہ داری قبول کرتے ہوئے اس میں اپنا معقول اور گرانقدر سالانہ وعدہ پیش کرنے ۔ اور ہر سال اس کی صدفی صد ادائیگی کرنے کی درخواست کرتی ہے ۔ آپ کا یہ مستحسن اقدام انشاء اللہ ایک صدقہ جاریہ کا رنگ اختیار کرکے یقیناً آپ کے اپنے بچوں کے خوشگوار اور روشن مستقبل کا ضامن ہوگا ۔

اللہ تعالیٰ آپکی اس نیکی کو بپایہ قبولیت جگہ عطا فرمائے اور اس کے نتیجہ میں آپ کو اپنے بے پایاں فضلوں رحمتوں اور برکتوں کا وارث کرے ۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

مقابلہ مقالہ نویسی مجلس انصار اللہ بھارت

اراکین انصار اللہ بھارت میں مضمون نویسی کا شوق پیدا کرنے کیلئے انعامی مقالہ نویسی کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے ۔ امسال انعامی مقالہ کا عنوان ''نظام وصیت اور ہماری ذمہ داریاں'' تجویز کیا گیا ہے مقالہ کم از کم پانچ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہئے ۔ انعام اول 1000 روپے انعام دوم 700 روپے اور انعام سوم 500 روپے ہے ۔

مقالہ دفتر انصار اللہ بھارت میں پہنچنے کی آخری تاریخ 31 اگست ہے ۔ ناظمین حضرات و زعماء کرام سے درخواست ہے کہ وہ اراکین کو اس مقابلہ میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائیں ۔ (قائد تعلیم)

اعلان دعا

مکرم سی مبارک احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ کوڈالی Liver کینسر کی وجہ سے بیمار ہیں ۔ موصوف نہایت مخلص اور ہر سال جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کرنے والے اور مرکز سے محبت رکھنے والے دوست ہیں ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے ۔ (حافظ مرزا مظہر احمد طاہر قادیان)

پاکستان میں ائمہ، علماء اور خطیبوں کی گرفتاریاں جاری

پاکستان کے صوبہ پنجاب میں نماز جمعہ کے خطبات کے دوران لاؤڈ سپیکر کے مبینہ غیر قانونی استعمال کے الزام میں 125 ائمہ مساجد علماء اور خطیبوں کو گرفتار کیا گیا ۔ ان تمام افراد کو مقامی عدالتوں میں پیش کیا گیا تھا۔ عدالت کے حکم کے مطابق انہیں بیس بیس ہزار روپے کے ضمانتی مچلکوں کے عوض رہا کر دیا جائیگا۔ پنجاب پولیس نے سینکڑوں امام مساجد اور خطیبوں کے خلاف مقدمات درج کئے تھے اور جنوبی پنجاب سے ۱۲۵ کے قریب افراد کو گرفتار بھی کیا گیا تھا۔

پاکستانی صدر پرویز مشرف نے انتہاپسندی سے سختی سے نمٹنے کا اعلان کیا تھا اور کہا تھا کہ مسجدوں سے نفرت انگیز تقاریر کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ لاہور پولیس کے ایک ترجمان کے مطابق شہر کی مختلف مساجد کے امام اور خطیبوں کے خلاف ۵۶ مقدمات درج کئے گئے لیکن کسی بھی مقدمہ میں کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی ہے تاہم قانون کے مطابق جن افراد کے خلاف مقدمات درج کئے گئے ہیں انہیں کسی بھی وقت گرفتار کیا جاسکتا ہے۔ اطلاعات کے مطابق پنجاب کے وسطی شہر فیصل آباد میں ۴۰ مقدمات درج کئے گئے ہیں۔ شیخوپورہ اور گوجرانوالہ سے بھی مقدمات درج کئے جانے کی اطلاعات ہیں تین ایمپلی فائر ایکٹ کے تحت مساجد میں نماز اذان اور عربی میں جمعہ کے خطبہ کے علاوہ لاؤڈ سپیکر کا استعمال بھی غیر قانونی ہے۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس ملتان ملک اقبال نے کہا ہے کہ متعدد افراد کے خلاف صرف اس لئے مقدمات درج ہوئے ہیں کہ انہوں نے عربی کے علاوہ اردو پنجابی اور سرائیکی زبان میں تقاریر کی تھیں۔ پنجاب کے مختلف شہروں میں کتابوں کی دکانوں پر بھی چھاپے مارے گئے۔ پنجاب پولیس کے ترجمان کے مطابق فیصل آباد میں ۶ اور لاہور میں ۳ افراد کو گرفتار کیا گیا ان پر الزام ہے کہ ان کے قبضے سے ۴۰۰ کے قریب قابل اعتراض آڈیو کیسٹس ۱۰۰ سے زائد سی ڈیز اور ہزاروں کی تعداد میں ایسی کتب پمفلٹ اور ہینڈ بل برآمد ہوئیں جو پولیس کے بقول قانون کی نظر میں قابل اعتراض ہیں۔

پاکستان میں گرفتار ہونے والے چند ائمہ اور علماء سلاخوں کے پیچھے

لندن بم دھماکوں کے بعد پاکستان میں کالعدم تنظیموں کے خلاف کریک ڈاؤن اور مدارس اور مساجد کے خلاف بڑے پیمانے پر پاکستانی حکومت کی کارروائی کے خلاف یہاں کی اہم اسلام پسند سیاسی پارٹیوں نے قومی سطح پر ریلی اور مظاہروں کا انعقاد کیا۔ کالعدم تنظیموں کے خلاف کارروائی کے نام پر حکومت نے مدارس اور مساجد پر بڑے پیمانے پر چھاپے کے دوران ۳۰۰ کے قریب افراد کو حراست میں بھی لیا گیا اور اس بات کی تفتیش کی جارہی ہے کہ ان لوگوں کے لندن بم دھماکوں میں ملوث افراد سے کیا تعلق ہے۔؟ (بحوالہ روزنامہ انقلاب ممبئی جولائی 05)

لندن دھماکوں کے بعد لندن میں مسلمانوں کے خلاف تشدد کے 279 واقعات مسجدیں بھی نشانہ پر

لندن پولیس نے کہا ہے کہ گزشتہ ماہ لندن میں بم دھماکوں کی دولہروں کے بعد سے مسلمانوں کے خلاف نفرت پر مبنی حملوں میں تقریباً چھ سو فیصد اضافہ ہوا ہے۔ جبکہ حکومت نے یقین دلایا ہے کہ دہشت گردی مخالف اقدامات میں کسی خاص فرقہ کے ممبروں کو نشانہ نہیں بنایا جارہا۔ لندن کی میٹروپولیٹن پولیس کی طرف سے ریلیز کردہ نئے اعداد و شمار کے مطابق مذہبی منافرت کے 279 کیس ہوئے جبکہ گزشتہ سال اسی مدت میں صرف چالیس کیس ہوئے تھے۔ لندن کی میٹروپولیٹن پولیس کے اسسٹنٹ کمشنر طارق غفور نے کہا کہ بلاشبہ ان واقعات کا مسلم فرقہ پر اثر پڑا ہے انہوں نے کہا کہ گو ان واقعات کی اکثریت معمولی حملے یا نچلی سطح کی گالی گلوچ تھے تاہم ان کا بڑا جذباتی اثر ہوا ہے۔ جرائم میں مسجدوں سمیت جائیداد کو نقصان پہنچانا اور جسمانی اور لفظی حملے کرنا شامل ہے۔ گو اعداد و شمار سے مایوس کن تصویر سامنے آئی ہے تاہم ہوم آفس کے وزیر ہیزل بلیئر نے کہا ہے کہ برطانیہ میں مسلمانوں کے خلاف پولیس کوئی امتیاز نہیں کرے گی۔ مسز بلیئر نے کل شمالی انگلینڈ میں مسلم فرقہ کے لیڈروں کے ساتھ بات چیت کے بعد بتایا کہ انسداد دہشت گردی کے اختیارات کسی ایک خاص فرقہ کو نشانہ بنانے کیلئے نہیں ہیں بلکہ وہ دہشت گردوں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ غفور نے کہا کہ خودکش حملوں کے بعد جس میں 52 اشخاص ہلاک اور سات سو سے زیادہ زخمی ہوگئے تھے پہلے تین دنوں میں مذہبی منافرت کے لندن میں 68 جرائم ہوئے۔

برطانیہ میں مسلمانوں کی نگرانی کیلئے خصوصی انٹیلی جنس یونٹ

برطانیہ میں مسلمانوں کی نگرانی کیلئے انٹیلی جنس کی خصوصی یونٹ کی تشکیل کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ برطانوی اخبار گارجین کے مطابق اس منصوبے کا مقصد مسلم برادری میں انتہاپسندی کا پتہ لگانا ہے۔ اسپیشل برانچ کی یونٹیں نہ صرف مسلمانوں میں انتہاپسند کارروائیوں کا پتہ لگائیں گی بلکہ اسلام مخالف غیر مسلموں کے حملوں اور بدسلوکی سے بھی مسلمانوں کو بچائیں گی۔

گارجین کے مطابق مسلم رابطہ یونٹس ۔کے نام سے خصوصی اسکواڈ یارک شائر شمالی مغربی برطانیہ اور مڈلینڈ کے کچھ حصوں میں بنائے جائیں گے۔ خصوصی اسکواڈ اسپیشل برانچ افسروں پر مشتمل ہوگی۔ لندن بم دھماکوں میں تباہ ہونے والی بس اور ٹرینوں میں سے ایجور روڈ کے قریب دہشت گردی کا شکار ہونے والی ٹیوب ٹرین کا ملبہ ۱۳ دن بعد جائے وقوعہ سے ہٹالیا گیا۔ مزید دہشت گردانہ حملوں کا خطرہ سر پر منڈلا رہا ہے۔

فرانس میں تشدد کی تبلیغ کرنے والے ہر امام کو ملک سے نکال دیا جائے گا۔ فرانسیسی وزیر داخلہ کا بیان

فرانس کی ۲۰ مسجدیں انقلابی مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہیں۔ یہ بات پولیس کی خفیہ سروس کے سربراہ نے کہی ہے۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ تشدد کی تبلیغ کرنے والے ہر امام کو ملک سے نکال دیا جائے گا۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ فرانسیسی عوام کی حفاظت کیلئے حکومت نے سخت گیر موقف رکھنے والے مسلمانوں کے خلاف فوری کارروائی کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے ملکی سیکورٹی اداروں کو ہدایت جاری کی ہیں وہ ان تمام مسلم رہنماؤں کو فوراً ملک سے بے دخل کریں یا ان کی شہریت ختم کردیں جو منافرت پھیلاتے ہیں یا ان کی تبلیغ کرتے ہیں۔ ڈی سی آر جی اسٹیٹ سروس حکومت کے لئے اطلاعات اکٹھی کرتی ہے اس کے سربراہ پاسکل بیلھوس نے کہا فرانس کی ۱۶۰۰ مسلم عبادت گاہوں کی بہت بڑی اکثریت اعتدال پسند اسلام کی تبلیغ کرتی ہیں۔ مگر ساتھ ہی ۸۰ مساجد ایسی ہیں جن کے بارے میں ہمارا خیال ہے کہ یہ حساس عبادت گاہیں ہیں اور فرانس کی ۲۰ کے قریب مساجد انقلابی ہاتھوں میں ہیں اور افسران مشتبہ مقامات پر نظر رکھ رہے ہیں سیکورٹی افسران ایسے مسلمانوں کا ڈیٹا اکٹھا کرنے میں بھی مصروف ہیں جو نفرت کی تبلیغ کرتے ہیں ان کے ٹیلیفون ریکارڈ کرنے کی بھی ہدایت دی گئی ہے۔ لندن میں ہوئے ۷ جولائی کے بم حملوں کے بعد فرانس نے کہا تھا کہ وہ دہشت گردانہ حملوں سے بچنے کیلئے سیکورٹی بڑھا رہا ہے اور وزیر داخلہ نکولس سرکوزی نے عہد کیا تھا کہ جو امام تشدد کی تبلیغ کرے گا اسے نکال دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ وہ اپنے خفیہ معلومات اکٹھی کرنے اور انتہاپسندوں کے خلاف کارروائی کے نظام کو اور مضبوط کررہے ہیں۔ فرانسیسی حکومت اماموں کو فرانس کی یونیورسٹیوں میں تربیت دے کر اعتدال پسند اسلام کی تبلیغ کرانا چاہتی ہے۔ یورپ میں سب سے زیادہ ۵۰ لاکھ مسلمان فرانس میں ہیں یہاں ۱۵۰۰ امام ہیں جنہیں ٹھیک سے تربیت بھی نہیں ملی ہے۔ بیشتر صرف عربی جانتے ہیں۔ انہوں نے ۷ جولائی کے حملوں کے بارے میں کہا کہ کوئی بمبار فرانس سے نہیں گزرا تاہم کہا کہ کسی بھی حالت میں فرانس محفوظ نہیں ہے۔

معاصرین کی آراء

''حسبہ بل'' انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے

پاکستان کے صوبہ سرحد اسمبلی کے پاس کردہ حسبہ بل کے خلاف وفاقی حکومت نے سپریم کورٹ میں ریفرنس دائر کردیا ہے۔ اس ریفرنس میں دس نکات پر سپریم کورٹ سے راہنمائی طلب کی گئی ہے۔ ریفرنس میں حسبہ بل کو آئین کی آرٹیکل 2a4, 203g, 129,212 اور 230 کی خلاف ورزی اور بنیادی انسانی حقوق کے متصادم قرار دیا ہے۔

سرحد اسمبلی نے 34 کے مقابلے میں 68 ووٹ کی حمایت پر حسبہ بل کو منظور کرلیا ہے۔ موقف ہے کہ حسبہ بل کے ذریعہ مصالحت کا ایسا نظام وضع کیا گیا ہے کہ جو عوام کو فوری حصول انصاف میں مدد دے گا۔ اس بل کو حتمی منظوری کیلئے گورنر سرحد کے پاس بھیج دیا گیا ہے۔ گورنر صاحب 30 دن کے اندر اس بل پر اپنی رائے کا اظہار فرمائیں گے۔ گورنر صاحب اس بل کو دوبارہ غور کرنے کیلئے واپس بھی بھیج سکتے ہیں۔

وزیر اعلیٰ سرحد اکرم درانی کا کہنا ہے کہ حسبہ بل پر امریکی تحفظات دُور کردیئے ہیں۔ امریکی حکام خواتین، اقلیتوں اور انسانی حقوق پر بریفنگ سے مطمئن ہوگئے ہیں۔ اور تسلیم کرتے ہیں کہ حسبہ بل سے مثبت تبدیلیاں آئیں گی۔

گورنر سرحد کا حسبہ بل پر موقف ہے کہ حسبہ بل کا مقصد غیر اسلامی کام کو اسلامی رنگ دینا ہے۔ لوگوں کو ڈرانا ہے۔ اب محتسب کے نام پر یہ کسی بھی گھر میں یہ کہہ کر جا گھسیں گے کہ اندر سے گانے کی آواز سنائی دے رہی ہے۔ شادی کے موقع پر لوگوں کی خوشیوں کو خراب کریں گے۔ اصل میں یہ بل انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ مسلم لیگ کے صدر چودھری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ اسلام کے نام پر لوگوں کو گمراہ نہیں کرنے دیں گے۔ اس بل کا آئینی تدارک کیا جائے گا۔

وفاقی وزیر قانون وصی ظفر کے نزدیک ...... حسبہ بل کا ادارہ متوازن عدلیہ قائم کرتا ہے۔ جس کی ہمارے آئین میں کوئی گنجائش نہیں۔ اس کے علاوہ لامحدود اختیارات بھی دیتا ہے۔ اس میں چیک اینڈ بیلنس نہیں۔ حسبہ ادارے کے قیام کا مقصد شریعت کی تکمیل کی بجائے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بارے میں قرآن وسنت کا نظام متنازعہ بنانے کی کوشش ہے۔

بقول اسلم بیگ ..... حسبہ بل کا ہوا دکھا کر حکومت امریکہ کو بلیک میل کرے گی۔ محترمہ بینظیر بھٹو صاحبہ کا کہنا ہے کہ ملک میں طالبان کا نظام متعارف کرایا جارہا ہے۔ قطع نظر حسبہ بل کے بارے میں سپریم کورٹ اپنی حتمی رائے کیا دیتی ہے۔ ہم یہاں یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں کہ یہ ایک اہم اور نازک دینی موضوع بھی ہے۔ اس پر تمام اسلامی مکتبہ فکر سے بھی رائے لی جائے۔ تاکہ حسبہ بل کے ابہام دُور ہوجائیں۔ سوچنے کی بات تو یہ ہے کہ سرحد اسمبلی کو ایسا بل پاس کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ رائج قوانین پر عمل درآمد میں کونسی رکاوٹیں حائل ہیں؟ نصف صدی گزر جانے کے باوجود ہم انصاف کی تاخیر کے اسباب دور کرنے میں کیوں نہیں کامیاب ہورہے؟ (اداریہ ہفت روزہ ''لاہور'' پاکستان 3 جولائی 05)

دعائے مغفرت

خاکسار کا بیٹا عزیز محمد سرفراز احمد بعمر دس سال ۲۲ جولائی ۲۰۰۴ کو دل کے حملہ سے وفات پاگیا احباب جماعت سے عزیز کی مغفرت اور والدین کو صبر جمیل کی توفیق ملنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد نیر پنکال اڑیسہ)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel-Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs/- 250
By Air : 20 Pound or 40 U.S $
: 30 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S

Vol - 54 | Tuesday | 9 AUG 2005 | Issue No 32

عظیم اسلامی روایات کے ساتھ

جلسہ سالانہ برطانیہ کا میاب انعقاد

☆ حضرت امیر المومنین کے بصیرت افروز خطابات ☆ نماز تہجد باجماعت نماز اور درس وتدریس کا مبارک انتظام
☆ احمدی علماء کی پرمغز تقاریر ☆ غیر مسلم معززین کے پیغامات وتأثرات ☆ عالمی بیعت کا روح پرور منظر ☆ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی لائیو نشریات

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ جلسہ سالانہ برطانیہ عظیم الشان اسلامی روایات کے ساتھ منعقد ہو کر اختتام پذیر ہوا۔ امسال یہ جلسہ 29-30 اور 31 جولائی کی تاریخوں میں منعقد ہوا۔ اسلام آباد میں جگہ کی تنگی کی وجہ سے امسال قریباً ایک سو آٹھ ایکڑ جگہ کرائے پر لیکر یہ جلسہ نہایت احسن انتظامات کے ساتھ منعقد ہوا۔ چونکہ اس مقام پر یہ جلسہ پہلی بار منعقد کیا جا رہا تھا اس لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سے قبل ارشاد فرمودہ اپنے خطبہ میں تمام مہمانوں کو آگاہ کر دیا تھا کہ اس عارضی انتظامات کی وجہ سے وقتی طور پر کسی کمی کا احساس ہو تو اسے برداشت کرنا چاہئے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ جلسہ بھی حسب سابق خدمت وایثار کی اپنی گزشتہ روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ جلسہ میں مردوں کی تعداد 25 ہزار سے زائد تھی اس کے علاوہ عورتیں ۸ ہزار سے زیادہ کی تعداد میں موجود تھیں۔ یہ مہمان بھارت و پاکستان سمیت دنیا کے مختلف ممالک سے تشریف لائے تھے جن میں سے بعض کے لئے جلسہ گاہ میں ان کی مقامی زبانوں میں رواں تراجم کے انتظامات بھی تھے۔ ان میں انگریزی، فرنچ، عربی اور بنگالی قابل ذکر ہیں۔

جلسہ سے قبل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ کے تمام امور کا از خود جائزہ لیا اور رضا کاران کو ان کی ڈیوٹیوں کی اہمیت اور کام کے طریق کار سے آگاہ فرمایا۔ جلسہ سے قبل مورخہ ۲۲ جولائی بروز جمعۃ المبارک اپنے خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہمانوں کی خدمت اور جذبات کا خیال رکھنے کے متعلق خطبہ ارشاد فرمایا اور جلسہ سالانہ کے پہلے روز 29 جولائی کے خطبہ جمعہ میں مہمانوں کے فرائض سے ان کو آگاہ فرمایا۔ ان ہر دو خطبات جمعہ کے خلاصے قبل ازیں اخبار بدر میں پیش کئے جا چکے ہیں۔

۲۹ جولائی پہلا دن

اگر چہ جلسہ سالانہ کا افتتاح حضور انور کے خطبہ جمعہ سے ہو چکا تھا لیکن لوائے احمدیت کی پرچم کشائی ہندوستانی وقت کے مطابق رات ساڑھے آٹھ بجے ہوئی حضور انور فلیگ پوسٹ پر تشریف لائے اور لوائے احمدیت لہرایا۔ اس کے ساتھ ہی برطانیہ سمیت دنیا بھر کے ان 181 ممالک کے جھنڈے بھی لہرا رہے تھے جہاں جماعت احمدیہ پھیل چکی ہے۔ حضور انور نے لوائے احمدیت لہرا کر دعا کرائی اور جلسہ گاہ کے سٹیج پر تشریف لائے حضرت امیر المومنین کے رونق افروز ہوتے ہی جلسہ سالانہ برطانیہ کے افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم عبد المومن طاہر صاحب نے کی اور نظم مکرم داؤد احمد صاحب جرمنی نے پڑھی اس کے بعد امیر یوکے مکرم رفیق احمد حیات صاحب نے بعض معزز مہمانان کا تعارف کرایا۔ جن میں خاتون ممبر آف یورپین پارلیمنٹ اور یونائیٹڈ نیشن میں افریقن پراجیکٹ پر کام کرنے والے مسٹر ٹونی کالمین کے خطابات قابل ذکر ہیں۔ ہر دو نے جماعت احمدیہ کے سلوگن Love For All Hatred For None کا ذکر کرتے ہوئے قیام امن کیلئے جماعت احمدیہ کی عالمی خدمات کا اعتراف کیا اس کے بعد حضور انور نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ اس خطاب کا خلاصہ بدر کی اسی اشاعت میں دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں۔

30 جولائی دوسرا دن

دوسرے دن کا پہلا اجلاس تلاوت قرآن مجید اور نظم سے شروع ہوا جس میں مولانا عبد الغفار احمد صاحب مشنری یوکے نے گھانا میں جماعت احمدیہ کی تاریخ اور ترقی کا ذکر فرمایا۔ دوسری تقریر مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ناظر اصلاح وارشاد مقامی اور مفتی سلسلہ ربوہ نے اسلام اور دیگر مذاہب کے عقائد کے عنوان پر تقریر کی۔

مستورات سے
حضرت امیر المومنین کا خطاب

ہندوستانی وقت کے مطابق ٹھیک ساڑھے چار بجے حضرت امیر المومنین مستورات کے جلسہ گاہ میں تشریف لائے تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض ہونہار طالبات کو انگلینڈ کی مختلف یونیورسٹیز میں مختلف مضامین میں امتیازی مقام حاصل کرنے پر طلائی طمغہ جات عنایت فرمائے یہ طمغہ جات حضور انور اپنے ہاتھوں سے حضرت بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو عنایت فرماتے تھے اور وہ اپنے ہاتھوں سے طالبات کو پہناتی تھیں۔ طمغہ جات کی تقسیم کے بعد حضور انور نے مستورات سے خطاب فرمایا۔ اس خطاب کا خلاصہ اسی شمارہ میں دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں۔

دوسرا دن تیسرا اجلاس

دوسرے دن کا تیسرا اجلاس ہندوستانی وقت کے مطابق رات ۸ بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد حضرت امیر المومنین نے اپنے بصیرت افروز خطاب میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے افضال وانعامات کا ذکر فرمایا۔ اس خطاب کا خلاصہ بھی بدر کے اسی شمارہ میں دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں۔

31 جولائی تیسرا دن

پہلا اجلاس ہندوستانی وقت کے مطابق ٹھیک اڑھائی بجے دوپہر شروع ہوا جس میں تلاوت قرآن مجید اور اردو نظم کے بعد مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ نے تقریر کی۔ دوسری تقریر مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد لندن نے نظام خلافت اور ہماری ذمہ داریوں کے عنوان پر کی۔ اس کے بعد بعض مہمانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ تیسری اور آخری تقریر آنحضرت کا اپنی ازواج مطہرات سے حسن سلوک پر مسٹر بلال اٹکنسن ریجنل امیر نارتھ ایسٹ ریجن یوکے نے کی۔

عالمی بیعت

ہندوستانی وقت کے مطابق ٹھیک ساڑھے پانچ بجے عالمی بیعت کا پروگرام تھا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور دنیا بھر سے تشریف لانے والے نمائندگان کو جو اس موقع پر بیعت کیلئے تشریف لائے تھے نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ باقی تمام احباب نے جو ہزاروں کی تعداد میں تھے ان نئے بیعت کنندگان کے رابطہ سے سلسلہ بہ سلسلہ بیعت کی سعادت حاصل کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بیعت کے الفاظ انگریزی زبان میں دہراتے تھے جس کے بعد مختلف زبانوں سے تعلق رکھنے والے افراد اپنی اپنی زبانوں میں وہ الفاظ حضور کے پیچھے دہراتے تھے۔ اس کے بعد حضور انور نے سجدہ شکر ادا کیا جلسہ گاہ میں موجود حاضرین اور مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے واسطہ سے دنیا بھر میں لاکھوں احمدیوں نے اسی لمحہ سجدہ شکر ادا کیا۔

قادیان میں اس موقع پر مردوں کیلئے مسجد اقصیٰ میں اور عورتوں کیلئے مسجد مبارک میں عالمی بیعت کی تقریب میں شمولیت کا انتظام امارت مقامی کے تحت کیا گیا تھا جس میں مقامی احباب کے علاوہ پنجاب ہریانہ ہماچل اور اترانچل سے اس موقع پر حضور انور کے خطابات سننے کے لئے تشریف لانے والے ۱۰۰ سے زائد افراد نے بھی شرکت کی۔

تیسرا دن آخری اجلاس

تیسرے دن کا آخری اجلاس ہندوستانی وقت کے مطابق رات ۸ بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم فیروز عالم صاحب نے کی نظم مکرم عبد المنعم ناصر صاحب نے خوش الحانی سے سنائی اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ پیش کیا گیا اور پھر بعض معززین کے جلسہ سالانہ کے متعلق آنے والے پیغامات مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے پڑھ کر سنائے ان میں برطانیہ کے وزیر اعظم ٹونی بلیئر اور گھانا کے صدر کا پیغام بھی شامل تھا جو کہ وہاں کے ڈپٹی سپیکر نے پڑھ کر سنایا۔

معززین کے خطابات

جلسہ کے تینوں دنوں میں درج ذیل معززین نے اپنے تاثرات بیان فرمائے۔ Sharon Bowtes ممبر آف یورپین پارلیمنٹ - James Hunt ممبر پارلیمنٹ - Lars Runse ممبر آف نارویجن پارلیمنٹ Steven Hammond ممبر آف پارلیمنٹ - Adam

باقی صفحہ (14) پر ملاحظہ فرمائیں